Postal Reg. No. L/P/GDP-1-DEC 2006

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 3

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

18 ذوالحجہ 1426 ہجری 19 صلح 1385 ہش 19 جنوری 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 14 جنوری (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے قادیان کی مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو صحابہ کی طرح اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی، احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو تا کہ یہ آخرین کے اخلاص و وفا کا زمانہ تا قیامت چلتا رہے

قادیان میں رہنے والوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص و ایمان میں مضبوطی عطا فرمائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جنوری 2006ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا یہ آیت جب نازل ہوئی ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا اس شخص نے تین بار یہ سوال دہرایا راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی ہم میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی زمین میں ایمان بالکل ختم ہو گیا تو ان میں سے ایک شخص یا اشخاص واپس لائیں گے فرمایا یہ آیت اور یہ حدیث ہم میں سے اکثر نے سنی ہے پڑھتے ہیں لیکن آج میں اس حوالے سے نمونے کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ کا ذکر کروں گا جنہوں نے بیعت کے بعد اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کیں جن کے نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

عالمگیر جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود

☆قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات ☆ مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور دُعا ☆درویشان اور اھالیان قادیان کا والھانہ استقبال ☆ دارالمسیح اور قادیان کی بستی روحانی ماحول اور شاندار چراغاں سے چمک اٹھے ☆ قادیان سے پہلی بار ایم ٹی اے کے ذریعہ خطبہ جمعہ کی پوری دنیا میں لائیو نشریات ☆ احباب جماعت سے انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں اور محبت و اخلاص کے ایمان افروز نظارے

☆سردار پرتاپ سنگھ باجوہ منسٹر PWD نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی نمائندگی میں خصوصی ملاقات کر کے خوش آمدید کہا ☆مرکزی سرکار کی طرف سے حضور انور کو سٹیٹ گیسٹ ڈکلئر کئے جانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا اور V.V.I.P کی سکیورٹی اور دیگر سہولیات فراہم کی گئیں ☆حکومت پنجاب نے حضور انور کو سٹیٹ گیسٹ کا اعزاز دیا ☆غیر مسلم مذہبی وسیاسی معزز شخصیات کی حضور انور سے ملاقات ☆پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کی وسیع پیمانے پر تشہیر

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

(قسط: 2)

15 دسمبر 2005 بروز جمعرات

صبح چھ بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الھادی دہلی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق قادیان دارالامان کیلئے دہلی سے بذریعہ ریل امرتسر روانگی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور دہلی کے ریلوے اسٹیشن کیلئے روانگی ہوئی۔ سات بجے حضور انور دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہاں بھی وی آئی پی کی تمام سہولیات مہیا کی گئیں۔ حضور انور کی گاڑی پلیٹ فارم کے اس حصہ کے قریب آ کر کھڑی ہوئی جہاں سامنے ٹرین کا ایگزیکٹو کلاس کا وہ ڈبہ تھا جس میں جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، قافلہ کے ممبران اور جماعت کی انتظامیہ اور سیکورٹی خدام کی سیٹیں ریزرو کروائی تھیں۔ قافلہ کا سارا سامان بھی اسی ڈبہ کے اندر رکھا گیا چونکہ سامان رکھنے کیلئے جگہ کی کمی تھی

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود ہدایات دیتے ہوئے مختلف جگہوں پر سامان رکھوایا۔ وزنی سامان نیچے علیحدہ جگہوں پر رکھوایا اور قدرے ہلکا سامان سیٹوں کے اوپر والے حصہ میں رکھوایا۔

ساڑھے سات بجے صبح شتابدی ایکسپریس دہلی۔ اسٹیشن سے امرتسر کیلئے روانہ ہوئی دہلی سے امرتسر کا فاصلہ 452 کلومیٹر ہے گاڑی راستہ میں مختلف سٹیشن پر رکتی ہوئی ساڑھے گیارہ بجے لدھیانہ کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔ جہاں جماعت لدھیانہ کے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے ریلوے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور گاڑی کے ڈبہ کے دروازے پر تشریف لے آئے صدر جماعت لدھیانہ نے حضور انور کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا مرد احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے دروازہ میں کھڑے رہے حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہوئے خواتین بچیوں اور احباب نے رونا شروع کر دیا خواتین اور بچیاں سسکیاں لیکر رو رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر بعد اپنی نشست پر واپس تشریف لے آئے اور گاڑی کے شیشہ سے انہیں مسلسل روتے ہوئے اور سسکیاں لیتے ہوئے دیکھا تو حضور انور اپنی سیٹ سے اٹھے اور پھر دروازہ پر تشریف لے گئے عشق و محبت کا سمندر دونوں طرف موجزن تھا۔ یہ لوگ حضور انور کو دیکھتے اور روتے جاتے یہ ایسا منظر تھا جو ناقابل بیان ہے اور تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔

لدھیانہ کا شہر بھی وہ تاریخی شہر ہے جہاں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لینے کا آغاز فرمایا تھا اور جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا تھا۔

گاڑی آہستہ آہستہ لدھیانہ کو چھوڑتے ہوئے امرتسر کے لئے روانہ ہوئی راستہ میں ٹرین کے انگزیکٹو کلاس کا سٹاف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں وزٹر بک لے کر آیا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے ریمارکس لکھنے کی درخواست کی۔

حضور انور نے وزیٹر بک پر لکھا " بھارتی ریل شتابدی کے ذریعہ سفر کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ اچھا سفر گزرا ہے۔ سروس اچھی ہے"۔

کچھ دیر کے بعد گاڑی بیاس شہر کے اسٹیشن پر رکی جہاں IndiaTv کی ٹیم حضور انور سے انٹرویو لینے کیلئے گاڑی پر سوار ہوئی۔ حضور انور کی نشست کے پاس ہی میڈیا کے یہ ممبران اور جرنلسٹ آگئے اور حضور انور سے انٹرویو لیا۔ ان کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا قادیان کا جو جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہ احمدی احباب کی تربیت کیلئے ہوتا ہے ان کی روحانی تربیت کیلئے ہوتا ہے۔ خالصۃً جماعتی جلسہ ہے کوئی سیاسی جلسہ نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر شہری کو ملک کے ہر باشندے کو یہی پیغام ہے کہ پیار سے محبت اور امن سے رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا اور اس جلسے کا معین مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملائیں اور اس پیغام کو دنیا میں پھیلائیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کے 180 ممالک میں ہے اور بڑی تعداد میں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم قادیان جا رہے ہیں بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ قادیان جائیں گے وہاں سب سے ملیں گے قادیان سے ایک جذباتی لگاؤ بھی ہے۔ ایک تعلق ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہاں جماعت کی بنیاد پڑی اور جماعت قائم ہوئی۔

آخر پر ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا پیغام یہی ہے کہ ہر ملک ہر ملک سے دوستی کرے۔ آپس میں قریبی تعلق پیدا ہو اور دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر شتابدی ایکسپریس امرتسر کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن پر درج ذیل مرکزی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نمائندگی میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان اور تحریک جدید پاکستان کی نمائندگی میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے علاوہ مکرم سید قاسم احمد صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ صدر انجمن احمدیہ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مرکزی عہدیداران مولوی جلال الدین نیر صاحب ناظر بیت المال آمد، چوہدری عبدالواسع نائب ناظر امور عامہ حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن و وقف عارضی، شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ قادیان اس کے علاوہ جماعت احمدیہ امرتسر کے احباب اور خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیمیں بھی حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھیں۔

حکومتی انتظامیہ کی طرف سے درج ذیل شخصیات نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر آکر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

۱۔ ترپت راجندر سنگھ باجوہ ایم ایل اے، چیئرمین پنجاب پولوشن کنٹرول بورڈ

۲۔ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی کے نمائندہ امرتسر بلدیہ کے کونسلر

۳۔ ڈپٹی ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

۴۔ پریذیڈنٹ بلدیہ قادیان۔

ان شخصیات کے علاوہ امرتسر شہر کے کئی سیاسی اور سماجی عہدیدار استقبال کیلئے پہنچے۔ بعض کالجز کے پرنسل صاحبان بھی استقبال کیلئے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے، حضور انور کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے اور پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور وی آئی پی روم میں تشریف لے آئے۔ جہاں میڈیا اور پریس کے نمائندے جرنلسٹ پریس کانفرنس کیلئے پہلے سے ہی موجود تھے۔ جہاں حضور انور نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

درج ذیل الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے امرتسر ریلوے سٹیشن پر حضور انور کی آمد کی کوریج دی اور پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔

۱۔ ذی ٹی وی نیٹ ورک والفا نیوز

۲۔ انڈیا ٹی وی

۳۔ آج تک ٹی وی چینل

۴۔ بل سٹی کیبل قادیان

۵۔ سٹار نیوز

۶۔ سٹی کیبل امرتسر

۷۔ اے وی ایس نیوز ایجنسی

۸۔ پنجاب ٹوڈے

۹۔ آئی این بی ویب سائٹ

۱۰۔ این ڈی ٹی وی

ان ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں حضور انور کی آمد کا ذکر کیا۔ اور مختلف عناوین سے امن و شانتی کا پیغام لیکر جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے بھارت پہنچنے کی خبریں نشر کیں۔

امرتسر ریلوے سٹیشن پر اور پھر وی آئی پی روم میں پریس کانفرنس کے دوران درج ذیل پرنٹ میڈیا نے حضور انور کی آمد کی خبریں شائع کیں۔

۱۔ ٹائمز آف انڈیا۔ ۲۔ ہندوستان ٹائمز۔ ۳۔ دی ٹریبون۔ ۴۔ اکالی پتریکا۔ ۵۔ جگ بانی۔ ۶۔ پنجاب کیسری۔ ۷۔ دینک جاگرن۔ ۸۔ امر اُجالا۔ ۹ سپوکس مین۔ ۱۰۔ اے ایف پی نیوز ایجنسی۔ ۱۱۔ پی ٹی آئی نیوز ایجنسی۔ ۱۲۔ دینک بھاسکر۔ ۱۳۔ اجیت بٹالہ۔ ۱۴۔ انڈین ایکسپریس۔ ۱۵۔ نواں زمانہ۔ ۱۶۔ یو این آئی نیوز ایجنسی۔ ۱۷۔ اجیت سماچار۔ ۱۸۔ اے پی اے نیوز ایجنسی۔ ۱۹۔ اجیت

اس پرنٹ میڈیا نے بھی حضور انور کی ہندوستان آمد کی خبریں شائع کیں۔ اس پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امرتسر ریلوے اسٹیشن سے امرتسر سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور وہاں کھلے لان میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

امرتسر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام سوا گھنٹے سے زائد رہا۔

یہ امرتسر کا شہر وہی شہر ہے جہاں جون 1893ء میں امرتسر کی عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عبد الحق غزنوی سے ایک مباہلہ ہوا تھا۔ جس میں حضورؑ نے بڑی دردناک دعا مباہلہ کی تھی۔

اس مباہلہ کے چار سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مباہلہ کے نتیجہ میں ہونے والے افضال الٰہیہ کا ذکر اپنی کتاب انجام آتھم میں فرمایا تھا۔ اُن میں سے چھٹے نمبر پر درج فرمایا۔

" عبد الحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام شریف احمد ہے۔ اب عبد الحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا لڑکا کہاں گیا"۔

آج امرتسر کی سرزمین نے ایک بار پھر اس مباہلہ کی سچائی دیکھی ہے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سرزمین پر تشریف لائے اور حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور کو وی آئی پی پروٹوکول دیا گیا اور پورے اعزاز کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا گیا اور اعلیٰ سرکاری افسران ریلوے اسٹیشن پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کیلئے تشریف لائے۔ دوسری طرف عبد الحق غزنوی کا اس شہر میں کوئی نام و نشان نہیں۔ کوئی اس کا نام لیوا نہیں۔

امرتسر سرکٹ ہاؤس میں ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز براستہ بٹالہ قادیان دارالامان کیلئے روانہ ہوئے اور چار بجے سہ پہر بٹالہ شہر پہنچے۔ امرتسر سے ہی پولیس کی سیکورٹی گاڑیاں قافلہ کے آگے اور پیچھے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔

بٹالہ شہر میں ایس ایس پی بٹالہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر ایک استقبالیہ پروگرام بنایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایس ایس پی کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔ حضور انور نے مختلف امور پر ایس ایس پی سے گفتگو فرمائی۔ ایس ایس پی نے چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ اس موقع پر بعض دوسرے سرکاری افسران بھی موجود تھے۔

ایس ایس پی صاحب کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایس ایس پی صاحب کی ایک نئی شائع ہونے والی کتاب " نشوں سے دور نیا سویرا" کی تقریب رونمائی میں شرکت فرمائی اور کتاب کی رونمائی فرمائی۔ حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ اگر بچے اسکو پڑھ لیں اور سمجھ لیں تو اگلی نسل کو بچانے کیلئے ایک اہم کام ہوگا۔ ڈرگ اور نشہ آور چیزوں نے کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔

اس موقع پر میڈیا اور پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ نمائندوں نے حضور انور کو کہا کہ ہم آپکو بھارت آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا بڑا اچھا استقبال ہوا ہے دہلی میں بھی اچھا

باقی صفحہ نمبر (7) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

شادی بیاہ کی تقریبات کے موقع پر بیہودہ رسم و رواج، لغو اور فضول گانے اور اسراف سے بچنے کی تاکید

اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اس کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔

خوشی کے ان مواقع پر صاحب استطاعت افراد ”مریم شادی فنڈ“ میں چندہ دے کر مستحقین کی مدد کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ مورخہ 25 / نومبر 2005ء (25 / نبوت 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ۔ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف:158)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری بات سے روکتا ہے۔ اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اُس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کے رہنے والوں کے بعض رسم و رواج ہوتے ہیں اور اُن میں سے ایک قسم جو رسم و رواج کی ہے وہ ان کی شادی بیاہوں کی ہے چاہے عیسائی ہوں یا مسلمان یا کسی اور مذہب کے ماننے والے۔ ہر مذہب کے ماننے والے کا اپنے علاقے، اپنے قبیلے کے لحاظ سے خوشی کی تقریبات اور شادی بیاہ کے موقع پر خوشی کے اظہار کا اپنا اپنا طریقہ ہے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے مذہب والوں نے تو ایک طرح ان رسم و رواج کو بھی مذہب کا حصہ بنا لیا ہے۔ جس جگہ جاتے ہیں، عیسائیت میں خاص طور پر، ہر جگہ ہر علاقے کے لوگوں کے مطابق ان کے جو رسم و رواج ہیں وہ تقریباً حصہ ہی بن چکے ہیں۔ یا بعض ایسے بھی ہیں جو رسم و رواج کی طرف سے آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ لیکن اسلام جو کامل اور مکمل مذہب ہے، جو باوجود اس کے کہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ خوشی کے مواقع پر بعض باتیں کر لو۔ جیسے مثلاً روایت میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عائشہ رخصتانہ کے موقع پر تم نے گانے بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ انصاری شادی کے موقع پر اس کو پسند کرتے ہیں۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو اور اس موقع پر چھانی بجاؤ۔ یہ دف کی ایک قسم ہے۔ لیکن اس میں بھی آپ نے ہماری رہنمائی فرما دی ہے اور بالکل مادر پدر آزاد نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس گانے کی بھی کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں کہ شریفانہ حد تک ان پر عمل ہونا چاہئے اور شریفانہ اہتمام ہو، ہلکے پھلکے اور اچھے گانوں کا۔ ایک موقعہ پر آپ نے خود ہی خوشی کے اظہار کے طور پر شادی کے موقع پر بعض الفاظ ترتیب فرمائے کہ اس طرح گایا کرو کہ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا فَحَيَّاكُمْ یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہمیں خوش آمدید کہو۔ تو ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہر قسم کی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرو، شادی کا موقعہ ہے کوئی حرج نہیں، ان کی غلط سوچ ہے۔ بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بے ہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات اور فضول حرکتوں سے محفوظ ہے لیکن جس تیزی سے دوسروں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی ہندوستانی معاشرہ میں یہ چیزیں راہ پا رہی ہیں۔ دوسرے مذہب والوں کی دیکھا دیکھی جنہوں نے تمام اقدار کو بھلا دیا ہے اور ان کے ہاں تو مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ شرابیں پی کر خوشی کے موقع پر ناچ گانے ہوتے ہیں، شور شرابے ہوتے ہیں، طوفان بدتمیزی ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس معاشرے کے زیر اثر احمدیوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے بلکہ بعض اِکا دُکا شکایات مجھے آتی بھی ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔ بعض ایسے بیہودہ گانے گائے جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ہندو اپنے شادی بیاہوں پر تو اس لئے گاتے ہیں کہ وہ دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ مختلف مقاصد کے لئے، مختلف قسم کی مورتیاں انہوں نے بنائی ہوتی ہیں جن کے انہوں نے نام رکھے ہوئے ہیں ان سے مدد طلب کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے لوگ بغیر سوچے سمجھے یہ گانے گا رہے ہوتے ہیں یا سن رہے ہوتے ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو طلب کرنے کے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، آئندہ نسلیں اسلام کی خادم پیدا ہوں، اللہ تعالیٰ کی سچی عباد بننے والی نسلیں ہوں، غیر محسوس طور پر گانے گا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس جو شکایات آتی ہیں ایسے گھروں کی ان کو مَیں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بعض گھر جو دنیا داری میں بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں ان کی ایسی رپورٹس آتی ہیں اور کہنے والے پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ فلاں امیر آدمی تھا اس لئے اس پر کارروائی نہیں ہوئی۔ یا فلاں عہدیدار کا رشتہ دار عزیز تھا اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی، اس سے صرف نظر کیا گیا۔ غریب آدمی اگر یہ حرکتیں کرے تو اسے سزا ملتی ہے۔ بہرحال یہ تو بعض دفعہ لوگوں کی بدظنیاں بھی ہیں لیکن جب اس طرح صرفِ نظر ہو جائے چاہے غلطی سے ہو جائے اور پتہ نہ لگے تو یہ بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بارے میں واضح کر دوں کہ ایسی حرکتیں جو جماعتی وقار کی اور اسلامی تعلیم اور اقدار کی دھجیاں اڑاتی ہوں اگر مجھے پتہ لگ جائے تو ان پر مَیں بلا استثنا، بغیر کسی لحاظ سے کارروائی کروں گا اور کی بھی جاتی ہیں اس لئے یہ بدظنیاں دور ہونی چاہئیں۔ بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جا سکتیں اس لئے آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم و رواج تیزی سے راہ پا رہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں، ان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کر لیں اور جماعتی

نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے؟ آج کل پاکستان میں کیونکہ شادیوں کا سیزن ہے تو جیسا کہ مَیں نے کہا اِکا دُکا یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے چند مہینے خاص طور پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ویسے تو جب بھی اور جہاں بھی اس قسم کی حرکتیں ہو رہی ہوں فوری نوٹس لینا چاہئے لیکن ان دنوں میں جیسا کہ مَیں نے کہا شادیوں کی کثرت کی وجہ سے ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی بھی ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔ حالانکہ غیروں کو جب ہم اپنی شادیوں پر بلاتے ہیں تو ان کی اکثریت جو ہے وہ ہماری شادی کے طریق کو پسند کرتی ہے کہ تلاوت کرتے ہیں، دعائیہ اشعار پڑھتے ہیں، دعا کرتے ہیں اور بچی کو رخصت کرتے ہیں۔ اور یہی طریق ہے جس سے اس جوڑے کے ہمیشہ پیار محبت سے رہنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں اور اس کی آئندہ نسل کے لئے اولاد کے لئے بھی نیک صالح ہونے کی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ہاں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لڑکی کی شادی کے وقت دعائیہ اشعار کے ساتھ خوشی کے اظہار کے لئے شریفانہ قسم کے دوسرے شعر بھی پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ ہر علاقے کے رسم و رواج کے مطابق جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ انصار پسند کرتے ہیں تو یہ نہیں فرمایا کہ ضرور ہونا چاہئے بلکہ فرمایا کہ انصار پسند کرتے ہیں۔ یہ خاص خاص لوگ ہیں جو پسند ہیں اور اس میں کیونکہ کوئی شرک کا اور دین سے ہٹنے کا اور کسی بدعت کا پہلو نہیں تھا اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ اس طرح کرنا چاہئے کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہر ایک، ہر قبیلہ، ضرور دف بجایا کرے اور یہ ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اپنے رواج کے مطابق ایسے رواج جو دین میں خرابیاں پیدا کرنے والے نہ ہوں ان کے مطابق خوشی کا اظہار کر لیا کرو یہ ہلکی پھلکی تفریح بھی ہے اور اس کے کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔ لیکن ایسی حرکتیں جن سے شرک پھیلنے کا خطرہ ہو، دین میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہو اس کی بہرحال اجازت نہیں دی جا سکتی۔ شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو۔ اس لئے یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے۔ یہ غلط ہے۔ یہ ٹھیک ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں اسلام نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو جاؤ اور بالکل ایک طرف لگ جاؤ۔ لیکن اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا میں اتنے کھوئے جاؤ کہ دین کا ہوش ہی نہ رہے۔ اگر شادی بیاہ صرف شور و غل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اُن کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کے لئے ایک ایسے انسان کے لئے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے شادی نیکی پھیلانے، نیکیوں پر عمل کرنے اور نیک نسل چلانے کے لئے کرنی چاہئے۔ اور یہی بات شادی کرنے والے جوڑے کے والدین، عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی یہ بات ہونی چاہئے کہ یہ شادی ان مقاصد کے لئے ہے نہ کہ صرف نفسانی اغراض اور لہو و لعب کے لئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شادیاں کی تھیں اور اسی غرض کے لئے کی تھیں اور یہ اسوہ ہمارے سامنے قائم فرمایا کہ شادیاں کرو اور دین کی خاطر کرو۔ یہی آپ نے نصیحت فرمائی۔ نہ ان لوگوں کو پسند فرمایا جو صرف عبادتوں میں لگے رہتے ہیں اور دین کی خدمت میں ڈوبے رہتے ہیں۔ نہ اپنے نفس کے حقوق ادا کرتے ہیں نہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ نہ ان لوگوں کو پسند کیا جو دولت کے لئے، خوبصورتی کے لئے، اعلیٰ خاندان کے لئے رشتے جوڑتے ہیں یا جو ہر وقت اپنی دنیاداری اور بیوی بچوں کے غم میں ہی مصروف رہتے ہیں۔ نہ ان کے پاس عبادت کے لئے وقت ہوتا ہے اور نہ دین کی خدمت کے لئے کوئی وقت ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ نہ اسلام یہ کہتا ہے کہ دنیا میں اتنے پڑ جاؤ کہ دین کو بھول جاؤ، نہ یہ کہ بالکل ہی تجرد کی زندگی اختیار کرنا شروع کر دو اور دنیاداری سے ایک طرف ہو جاؤ۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ کسی صحابی نے کہا ہے کہ میں شادی نہیں کروں گا اور مسلسل عبادتوں میں اور روزوں میں وقت گزاروں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ مَیں تو عبادتیں بھی کرتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، بندوں کے دوسرے حقوق بھی ادا کرتا ہوں شادیاں بھی کی ہیں۔ پس جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

پھر اسلام کسی بھی طرف جھکاؤ سے منع کرتا ہے۔ اپنا اُسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ نہ افراط کرو نہ تفریط کرو۔ آخر میں جو فرمایا کہ جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی وارننگ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ شادی صرف خوشی کا نام ہے اور اس میں ہر طرح جو مرضی کر لو کوئی حرج نہیں۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ یعنی افراط کرنے والوں کو بھی بتا دیا کہ لغویات سے بچنا نیکیوں کو قائم کرنا بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنا میری سنت ہے اس لئے تم بھی نیکیوں پر چلنے کی اور لغویات سے بچنے کی لہو و لعب سے بچنے کی میری سنت پر عمل کرو۔ بعض لوگ بعض شادی والے گھر جہاں شادیاں ہو رہی ہوں دوسروں کی باتوں میں آ کر یا ضد کی وجہ سے یا دکھاوے کی وجہ سے کہ فلاں نے بھی اس طرح گانے گائے تھے، فلاں نے بھی یہی کیا تھا، تو ہم بھی کریں گے اپنی نیکیوں کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے بھی ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔ فلاں نے اگر کیا تھا تو اس نے اپنا حساب دینا ہے اور تم نے اپنا حساب دینا ہے۔ اگر دوسرے نے یہ حرکت کی تھی اور پتہ نہیں لگا اور نظام کی پکڑ سے بھی بچ گیا تو ضروری نہیں کہ تم بھی بچ جاؤ۔ تو سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب کام کرنے ہیں یا نیکیاں کرنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہیں، وہ تو دیکھ رہا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ہر اس چیز سے بچنا ہو گا جو دین میں برائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے۔ اس برائی کے علاوہ بھی بہت سی برائیاں ہیں جو شادی بیاہ کے موقعہ پر کی جاتی ہیں اور جن کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں یہ برائیاں جو ہیں اپنی جڑیں گہری کرتی چلی جاتی ہیں اور اس طرح دین میں اور نظام میں ایک بگاڑ پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، اب پھر کہہ رہا ہوں کہ دوسروں کی مثالیں دے کر بچنے کی کوشش نہ کریں، خود بچیں۔ اور اب اگر دوسرے احمدی کو یہ کرتا دیکھیں تو اس کی بھی اطلاع دیں کہ اس نے یہ کیا تھا۔ اطلاع تو دی جا سکتی ہے لیکن یہ بہانہ نہیں کیا جا سکتا کہ فلاں نے کیا تھا اس لئے ہم نے بھی کرنا ہے تا کہ اصلاح کی کوشش ہو سکے، معاشرے کی اصلاح کی جا سکے۔ ناچ ڈانس اور بیہودہ قسم کے گانے جو ہیں ان کے متعلق مَیں نے پہلے بھی واضح طور کہہ دیا ہے کہ اگر اس طرح کی حرکتیں ہوں گی تو بہرحال پکڑ ہو گی۔ لیکن بعض برائیاں ایسی ہیں جو گو کہ برائیاں ہیں لیکن ان میں یہ شرک یا یہ چیزیں تو نہیں پائی جاتیں لیکن لغویات ضرور ہیں اور پھر یہ رسم و رواج جو ہیں یہ بوجھ بنتے چلے جاتے ہیں۔ جو کرنے والے ہیں وہ خود بھی مشکلات میں گرفتار ہو رہے ہوتے ہیں اور بعض جو ان کے قریبی ہیں، دیکھنے والے ہیں، ان کو بھی مشکل میں ڈال رہے ہوتے ہیں ان میں جہیز ہیں، شادی کے اخراجات ہیں، ولیمے کے اخراجات ہیں، طریقے ہیں اور بعض دوسری رسوم ہیں جو بالکل ہی لغویات اور بوجھ ہیں۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہئے کہ ہم ایسے دین کو ماننے والے ہیں جو معاشرے کے، قبیلوں کے، خاندان کے رسم و رواج سے جان چھڑانے والا ہے۔ ایسے رسم و رواج جنہوں نے زندگی اجیرن کی ہوئی تھی۔ نہ کہ ہم دوسرے مذاہب والوں کو دیکھتے ہوئے ان لغویات کو اختیار کرنا شروع کر دیں۔

اس آیت کے ترجمے میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے، آپ سن چکے ہیں کہ تم ایسے دین اور ایسے نبی کو ماننے والے ہو جو تمہارے بوجھ ہلکے کرنے والا ہے۔ جن بے ہودہ رسم و رواج اور لغو حرکات نے تمہاری گردنوں میں طوق ڈالے ہوئے ہیں، پکڑا ہوا ہے، ان سے تمہیں آزاد کرانے والا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ تم اُس دین کی پیروی کرو جس کو اب تم نے مان لیا ہے اور اُن طور طریقوں اور رسوم و رواج اور غلط قسم کے بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد کرو، ان میں دوبارہ گرفتار ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ تم تو خوش قسمت ہو کہ اس تعلیم کی وجہ سے ان بوجھوں سے آزاد ہو گئے ہو اور اب فلاح پا سکو گے، کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی، نیکیوں کی توفیق ملے گی۔

پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو ان رسموں اور لغویات کو چھوڑنے کی وجہ سے ہمیں کامیابیوں کی خوشخبری دے رہا ہے۔ اور ہم دوبارہ دنیا کی دیکھا دیکھی ان میں پڑنے والے ہو رہے ہیں۔ بعض اور باتوں کا بھی مَیں نے ذکر کیا تھا کہ وہ بعض دفعہ احمدی معاشرہ میں نظر آتی ہیں۔ بعض طبقوں میں تو یہ برائیاں بدعت کی شکل اختیار کر رہی ہیں۔ ان کے خیال میں اس کے بغیر شادی کی تقریب مکمل ہو ہی نہیں سکتی یہ باتیں ہماری قوم کے علاوہ شاید دوسری قوموں میں بھی ہوں لیکن ہندوستان اور پاکستان کے احمدیوں نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا تھا (بہت سے ایسے بیٹھے ہیں جن کے بزرگوں نے قبول کیا تھا) ان کی یہ سب سے زیادہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے اندر کسی ایسے رسم و رواج کو راہ پانے کا موقع نہ دیں جہاں رسم و رواج بوجھ بن رہے ہیں۔ یعنی جن کا اسلام سے، دین سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہو۔ اگر آپ لوگ اپنے رسم و رواج پر زور دیں گے تو دوسری قوموں کا بھی حق ہے۔ بعض رسم و رواج تو دین میں خرابی پیدا کرنے والے نہیں وہ تو جیسا کہ ذکر آیا وہ بے شک کریں۔ ہر قوم کے مختلف ہیں جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا انصار کی شادی کے موقعہ پر بھی خوشی

کے اظہار کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال بیان فرمائی ہے۔ لیکن جو دین میں خرابی پیدا کرنے والے ہیں وہ چاہے کسی قوم کے ہوں رَد کئے جانے والے ہیں کیونکہ احمدی معاشرہ ایک معاشرہ ہے اور جس طرح اس نے گھل مل کر دنیا میں وحدانیت قائم کرنی ہے، اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے، اگر ہر جگہ مختلف قسم کی باتیں ہونے لگ گئیں اس سے پھر دین بھی بدلتا جائے گا اور بہت ساری باتیں بھی پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے پھر بڑی بدعتیں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں، اس لئے بہر حال احتیاط کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مثال ہمارے سامنے قائم فرمائی۔ آپ کی لاڈلی بیٹی کی شادی ہوئی سب جانتے ہیں پہلے بھی کئی دفعہ سن چکے ہیں، کس طرح سادگی سے ہوئی؟ اگر دینا چاہتے تو بہت کچھ دے سکتے تھے۔ لوگ تو قرض لے کر جہیز بناتے ہیں۔ آپ کے صحابہ تو آپ پر بہت کچھ نچھاور کر سکتے تھے۔ کئی صاحب حیثیت تھے، چیزیں مہیا کر سکتے تھے لیکن سادگی سے ہی آپؐ نے رخصت کیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کو تیار کریں اور ان کو حضرت علیؓ کے پاس لے جائیں۔ اس سے پہلے انہوں نے اپنے کمرے کی تیاری کی جس کا نقشہ کھینچا کہ ہم نے کمرے میں مٹی سے لپائی کی پھر دو تکئے تیار کئے جن میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پھر ہم نے لوگوں کو کھجور اور انگور کھلائے اور انہیں میٹھا پانی پلایا اور ہم نے ایک لکڑی لی جس کو ہم نے کمرے کے ایک طرف لگا دیا تا کہ اس کو کوئی کپڑا لٹکانے اور مشکیزہ لٹکانے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ پس ہم نے حضرت فاطمہؓ کی شادی سے زیادہ اچھی شادی اور کوئی نہیں دیکھی۔

(سنن ابی ماجہ کتاب النکاح باب الولیمہ)

یہ نقشہ تو صرف کھینچا ہے انہوں نے شادی کا۔ اس وقت کے لحاظ سے جو سادگی تھی آپؐ نے اس کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنی بیٹی کو یہ بھی بتایا کہ اصل چیز یہ سادگی ہی ہے اور خدا کی رضا ہے جس کو حاصل کرنے کی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ بعد میں بھی ایک موقعہ پر جب انہوں نے غلام کی درخواست کی کہ ہاتھ میں چھالے پڑ گئے ہیں تو آپؐ نے یہی فرمایا تھا کہ خود ہاتھ سے کام کرو اور بہت سارے مسلمان ہیں جن کو تمہارے سے زیادہ ضرورت ہے۔ تو بہر حال اپنے گھر سے ہی انہوں نے سادگی کی تعلیم دی اور تلقین کی۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ اس طریقے کے مطابق دو تکئے دینے چاہئیں لیکن ایک مثال ہے سادگی کی سادہ رہنا چاہئے اور بلاوجہ بوجھ ڈال کر اپنی گردنوں پر قرضوں کے طوق نہیں ڈالنے چاہئیں۔ سادگی اور وسائل کے اندر رہتے ہوئے جو میسر ہو، جو رسم و رواج ہیں اس وقت کے اس کے مطابق یہ فرض پورا کرنا چاہئے۔ شادی کا بھی حق ادا کرنا چاہئے اور مہمانوں کی مہمان نوازی کا بھی حق ادا کرنا چاہئے لیکن اپنے وسائل کے اندر رہ کے۔

اس ضمن میں یہ ذکر کر دوں کہ اللہ کے فضل سے مریم شادی فنڈ سے بہت سی بچیوں کی شادیاں کی جاتی ہیں لیکن بعض دفعہ جن کی مدد کی جاتی ہے ان کا یہ بار بار مطالبہ بھی ہوتا ہے کہ ہمیں فلاں چیز بھی بنا کر دی جائے اور فلاں چیز بھی بنا کے دی جائے یا اتنی رقم ضرور دی جائے، اس سے کم نہیں۔ تو جو چند ایک تنگ کرنے والے ہیں بعض دفعہ ضد کرنے والے، ان لوگوں کو مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنے آپ کو معاشرے کے رسم و رواج کے بوجھ تلے نہ لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کو آزاد کروانے آئے تھے اور آپ کو ان چیزوں سے آزاد کیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر آپ اس عہد کو مزید پختہ کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ چھٹی شرط بیعت میں ہے حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آ جائے گا۔ یعنی کوشش ہوگی کہ رسموں سے بھی باز رہوں گا اور ہوا و ہوس سے بھی باز رہوں گا۔ تو قناعت اور شکر پر زور دی۔ یہ شرط ہر احمدی کے لئے ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب ہو۔ اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے اس کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے مدنظر رکھنا چاہئے۔

اس ضمن میں امراء کو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی یہ کہتا ہوں، دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاص طور پر جو صاحبِ حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت یہ ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے۔

پھر شادی بیاہوں میں مہر مقرر کرنے کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ یہ بھی رہتا ہے ہر وقت۔ اور اگر کبھی خدانخواستہ کوئی شادی ناکام ہو جائے تو پھر لڑکے کی طرف سے اس بارے میں لیت و لعل سے کام لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے پھر ان کے خلاف ایکشن بھی ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے ہی سوچ سمجھ کر مہر رکھنا چاہئے دنیا دکھاوے کے لئے نہ رکھنا چاہئے بلکہ ایسا ہو جو ادا ہو سکے۔ ایسا مہر مقرر نہ ہو، جیسا کہ مَیں نے کہا، صرف دکھاوے کی خاطر ہو اور پھر معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والا ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کوئی چیز ہوتی ہے۔ اس نے کہا مَیں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو مہر کیا رکھ رہے ہو؟ اس نے کہا چار اوقیہ چاندی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا چار اوقیہ؟۔ سوال کیا۔ چار اوقیہ گویا تم اس پہاڑ کے گوشے سے چاندی کھود کر اسے دو گے۔ ہمارے پاس اتنا نہیں ہے جو ہم تجھے دیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ ہم تمہیں کسی مہم پر بھجوا دیں وہاں سے تم کچھ مال غنیمت حاصل کر لو۔ پھر آپ نے ایک دستہ بنی عبس کی طرف بھجوایا تو اس شخص کو اس میں شامل کیا۔

(مسلم کتاب النکاح .باب ندب من اراد نکاح امرأة الی ان ینظر الی وجهها و کفیها قبل خطبتها)

تو دیکھیں مہر کے بارے میں بھی آپ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ طاقت سے بڑھ کر ہو۔ جو اس کی حیثیت کے مطابق نہیں تھا تو کہا یہ بہت زیادہ ہے۔ اور پھر یہ بھی پتہ تھا کہ آپ سے مانگے گا، نظام سے درخواست کرے گا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ مہم پر جاؤ مال غنیمت مل گیا تو اس سے اپنا مہر ادا کر دینا اور یہی بات ہے کہ مہر جو ہے سوچ سمجھ کر رکھنا چاہئے جتنی توفیق ہو جتنی طاقت ہو۔

مہر ایک ایسا معاملہ ہے جس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ قضاء میں بہت سارے کیس آتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر تو بڑی عجیب صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ شادی سے پہلے لڑکی والے لڑکے کو باندھنے کی غرض سے زیادہ مہر لکھوانے کی کوشش کرتے ہیں اور شادی کے بعد اگر کہیں جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے، طلاق کی صورت ہو جائے، تو لڑکے بہانے بنا کر اس کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر نظام کے لئے اور میرے لئے اور بھی زیادہ تکلیف دہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں سزا بھی دینی پڑتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واضح ارشادات فرمائے ہیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کسی نے پوچھا مہر کے متعلق کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مہر تراضی طرفین سے ہو، آپس میں جو فریقین ہیں ان کی رضامندی سے ہو جس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے۔ کوئی حد نہیں ہے مہر کی بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے۔ صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں۔ نہ عورت والوں کی نیت لینے کی ہوتی ہے نہ خاوند کی دینے کی۔ جیسا کہ فرمایا: مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب لڑائی جھگڑے ہوں۔ فرمایا کہ میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازع آ پڑے تو جب تک اس کی نیت ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا جس قدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر مہر نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھ کر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون۔

تو اس بارے میں جو معاملات آتے ہیں اس کو بھی قضاء کو دیکھنا چاہئے۔ اتنا ہی نظام کو یا قضا کو بوجھ ڈالنا چاہئے جو اس کی حیثیت کے مطابق ہو اور اس کے مطابق حق مہر کا تعین کرنا چاہئے۔ ایسے موقعوں پر بڑی گہرائی میں جا کر جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حیثیت کا تعین کرنے کے لئے فریقین کو بھی قول سدید سے کام لینا چاہئے۔ نہ دینے والا حق مارنے کی کوشش کرے اور نہ لینے والا اپنے پیٹ میں انگارے بھرنے کی کوشش کرے۔

حق مہر کی ادائیگی کے بارے میں ایک اور مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔ شادی کر کے اس کو کہتے ہیں کہ بخش بھی دو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ عورت کا حق ہے۔ اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہئے۔ پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر، یعنی عورتوں کی یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر، خاوند کو اپنا مہر بخش دیتی ہیں۔ یہ صرف رواج ہے۔ (فتاوی حضرت مسیح موعودؑ صفحہ148)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی نے عرض کیا کہ میری بیوی نے مجھے مہر بخش دیا ہے، معاف کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تم نے اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ پہلے ہاتھ پہ رکھو پھر اگر وہ بخش دے، معاف کر دے تو پھر ٹھیک ہے۔ تو جب واپس آئے کہتے ہیں مَیں نے تو اس کے ہاتھ پر رکھا اور وہ دینے سے انکاری ہے۔ فرمایا یہی طریقہ ہے، اصل طریقہ بھی یہی ہے پہلے ہاتھ پر رکھو پھر معاف کرواؤ۔ اس لئے جو کوشش کرتے ہیں ناں مقدمہ لانے سے پہلے کہ جو ہم نے یہ کہہ دیا وہ کہہ دیا ان کو سوچنا چاہئے۔

اور پھر اسی ضمن میں ایک اور بات بھی بیان کر دوں کیونکہ کل ہی بنگلہ دیش سے ایک نے خط لکھ کر

پوچھا تھا کہ میری بیوی فوت ہوگئی ہے اور مہر میں نے ادا نہیں کیا تھا تو ایسی صورت میں اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ تو اسی قسم کا ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ میری بیوی فوت ہوگئی ہے مَیں نے نہ مہر اس کو دیا ہے نہ بخشوایا ہے۔ اب کیا کروں۔ تو آپ نے فتویٰ دیا، فرمایا کہ مہر اس کا ترکہ ہے اور آپ کے نام قرض ہے۔ آپ کو ادا کرنا چاہئے اور اس کی یہ صورت ہے کہ شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس میں ایک حصہ خاوند کا بھی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔ (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 148)

تو بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں یہاں یورپ میں بعض دفعہ ایسے جھگڑے آجاتے ہیں کہ ملکی قانون جو ہے وہ حقوق دلوا دیتا ہے طلاق کی صورت میں وہ کافی ہے حق مہر نہیں دینا چاہئے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ حقوق بعض دفعہ اگر بچے ہوں تو بچوں کے ہوتے ہیں۔ ض دوسرے کچھ حد تک اگر بیوی کے ہوں بھی تو وہ ایک وقت تک کے لئے ہوتے ہیں اس لئے بعد میں یہ مطالبہ کرنا کہ حق مہر نہ دلوایا جائے اور حق مہر میں اس کو ایڈجسٹ کیا جائے یہ میرے نزدیک جائز نہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی تو بات یہ کہ دیکھ کر حق مہر مقرر کیا جائے۔ حیثیت سے بڑھ کر نہ ہو۔ اس کا تعین قضا کر سکتی ہے کتنا ہے۔ اور جب تعین ہو گیا ہے تو فرمایا کہ یہ تو ایک قرض ہے اور قرض کی ادائیگی بہر حال کرنی ضروری ہے اس لئے یہ بہانے نہیں ہونے چاہئیں کہ حق مہر ادا نہیں کیا۔ تو یہ قرض جو ہے وہ قرض کی صورت میں ادا ہونا چاہئے اس کا ان حقوق سے کوئی تعلق نہیں جو ملکی قانون دلواتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ جس کی حیثیت دس روپے کی ہے اس کا مہر ایک لاکھ کس طرح مقرر ہو سکتا ہے۔ اس لئے حیثیت کے مطابق حق مہر مقرر کرنے کا حق یا تبدیل کرنے کا حق نظام جماعت کو ہے۔ غیر احمدیوں نے تو عجیب عجیب ایسی رسمیں بنائی ہیں یعنی دین کو بھی بالکل تمسخر بنا دیا ہے۔ بیہودہ قسم کے رسم و رواج جو ہیں وہ بیچ میں ڈال دیئے ہیں مثلاً برصغیر میں ہندوستان، پاکستان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں بھی رواج تھا وہیں سے مَیں نے مثال دی ہے کہ مثلاً حق مہر دو من مچھر کی چربی۔ اب نہ اتنی چربی اکٹھی ہو اور نہ حق مہر ادا ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو بالکل غلط طریق کار ہے۔ ہمیں شکر کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ہم نے مان لیا جنہوں نے ان بے عمل علماء کے فیصلوں اور فتووں سے ہمیں بچا لیا۔ پس اس بات کا شکرانہ بھی اس بات میں ہے کہ شادی کرنے والے جوڑے بھی ہمیشہ قول سدید اور تقویٰ سے کام لیں اور ان کے عزیز رشتہ دار بھی۔

ایک خرچ جو آجکل شادی بیاہوں پر بہت بڑھ گیا ہے اور کم طاقت رکھنے والے اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے مطالبہ بھی کرتے ہیں، مدد کی درخواست بھی کرتے ہیں وہ کھانے کا خرچ ہے۔ لڑکی والے بھی اسراف سے کام لے رہے ہوتے ہیں اور لڑکے والے بھی گو کہ اب پاکستان میں قانون بن گیا ہے کھانا نہیں کھلانا اور ایسی دعوت نہیں کرنی لیکن پھر بھی کچھ لوگ اس کام کو کرتے ہیں اور پھر مختلف طریقے نکال لئے ہیں۔ جب کہا جائے کہ اخراجات تو توفیق اور حیثیت کے مطابق ہونے چاہئیں تو جواب یہی ہوتا ہے کہ صرف ایک کھانا پکایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ دھوکا نہیں ہے۔ اگر توفیق نہیں تو نہیں کرنا چاہئے یہ کام۔ پھر قانون کے مطابق عمل ہونا چاہئے۔ یا گھر میں سادہ سا جو بھی توفیق ہو اس کے مطابق اتنے آدمیوں کو بلا کر کھلایا جائے۔

اسی طرح بعض صاحب حیثیت جو ہیں وہ اپنی شادیوں پر بلاوجہ کھانوں کا ضیاع کر رہے ہوتے ہیں۔ آٹھ دس قسم کے سالن تیار کئے ہوتے ہیں جو کھائے تو جاتے نہیں، ضائع ہو رہے ہوتے ہیں۔ ان میں بہت سے یہاں یورپ سے جانے والے بھی شامل ہیں جو جا کر اپنی شادیاں کرتے ہیں یا اپنے عزیزوں کی شادیاں کرتے ہیں دکھاوے کی خاطر کہ ہم یورپ سے آ رہے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ کھانا پھر بچ جاتا ہے وہ غریبوں میں بھی تقسیم نہیں ہو سکتا کہ چلو کسی غریب کے کام آ جائے تب بھی کوئی بات ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اگر اتنی کشائش ہے کہ اتنے کھانے پکا سکتے ہیں اور خرچ بھی کر سکتے ہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا تھا غریبوں کی شادیوں پر خرچ کرنے کے لئے چندہ دے دیں۔

پھر عام طور پر غیر معمولی سجاوٹیں کی جاتی ہیں اس کے لئے کوشش ہو رہی ہوتی ہے۔ بعض لوگ ربوہ میں شادی کرنے والے اس احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔ یہاں سے، باہر سے جانے والے بھی اور ربوہ کے رہنے والے بھی شاید ہوں، رہنے والوں کے پاس تو کم ہی پیسہ ہوتا ہے اس لئے وہ تو اس طرح نہیں کرتے ایک آدھ کے علاوہ، کہ شادی کا انتظام کرنے کے لئے جو لوگ موجود ہیں، جو کاروبار کرتے ہیں ان سے کام کروانے کی بجائے یا ان سے کھانے پکوانے کی بجائے، باہر سے، لاہور وغیرہ سے منگوائے جاتے ہیں کہ زیادہ اعلیٰ انتظام ہو گا۔ ٹھیک ہے ہر ایک کی اپنی اپنی پسند ہے اس کے مطابق کریں۔ لیکن کسی احساس کمتری کے تحت یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ احمدی میں اس قسم کا دکھاوے کے لئے احساس کمتری بالکل نہیں ہونا چاہئے بلکہ کسی قسم کا بھی احساس کمتری نہیں ہونا چاہئے۔ یہی طوق ہیں جو گردنوں کو جکڑے ہوئے ہیں۔

دوسرے یہ بھی ہے کہ ربوہ میں جو شادی بیاہ کے انتظامات کا کام کرنے والے ہیں۔ ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے اب وہاں تمام سہولتیں میسر ہیں۔ ربوہ میں جو لوگ اس کاروبار میں بیٹھے ہوئے ہیں یا اور دوسرے جو کاروباری لوگ ہیں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ چھوٹا سا ایک شہر ہے۔ وہاں یہ کاروباری لوگ اس سہولت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں تا کہ احمدیوں کو سہولت میسر آ جائے تو احمدی کو بہر حال احمدی کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور یہ جو کاروباری لوگ ہیں ربوہ میں، ان کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی چیزوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ اپنی سروسز کے اعلیٰ معیار قائم کریں تا کہ کسی قسم کی کمی نہ رہے ان کا بھی دوسروں سے مقابلہ ہونا چاہئے۔ اپنی قیمتوں کو بھی مناسب رکھیں تا کہ یہ شکوہ نہ ہو کہ زیادہ قیمتیں لیتے ہیں اس لئے ہم نے کام نہیں کروایا۔ تو یہی کاروبار کا گر ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب ربوہ قائم فرمایا، بنیاد ڈالی، تو اس وقت جو دکانداروں کو نصیحت فرمائی تھی وہ بھی یہی تھی کہ ایک تو اشیاء کے معیار اچھے رکھو دوسرے کم سے کم منافع لو۔ کاروبار اسی سے چمکے گا۔ کاروبار کسی دھوکے سے کامیاب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے کہ اس کے مطابق عمل کریں۔

اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حَکم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا کہ: پرسوں انشاء اللہ تعالیٰ مَیں سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ سفر بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ اور جلد سے جلد ہم ہر جگہ احمدیت اور حقیقی اسلام کی حکومت کو قائم ہوتا دیکھیں۔

اخبار ''ہفت روزہ بدر'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

۱۔ مقام اشاعت	قادیان
۲۔ وقفۂ اشاعت	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر و پبلشر	منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
۴۔ قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
ادوا زکوتکم
(اپنی زکوۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

استقبال ہوا ہے پولیس کی ڈیوٹی والے ہر جگہ ساتھ لے جاتے رہے ہیں اور سیر کرواتے رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا پیغام ایک ہی ہے کہ اللہ کی مخلوق اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور آپس میں مل جل کر رہیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے سے ہمدردی خیر خواہی کریں تا کہ دنیا میں امن پھیلے حضور انور نے فرمایا کئی مذاہب کے لوگ ہیں لیکن ایک چیز مشترک ہے کہ پیدا کرنے والا ایک ہے سب اس پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے 180 ممالک میں ہے ہر ملک کی خواہش رہتی ہے کہ میں آؤں جب بھی بھارت کی دوبارہ باری آئے گی اور اللہ لیکر آئے گا تو میں آؤں گا۔

بٹالہ کے اس پروگرام میں ٹی وی چینل۔ سٹی نیوز اور درج ذیل اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔

دینک جاگرن۔ پنجاب کیسری۔ امر اُجالا۔ اجیت۔ اجیت سماچار۔ پنجاب ٹوڈے۔ ان سب نمائندگان نے بٹالہ میں مختصر قیام کے دوران اس پروگرام کی کوریج دی۔

یہ وہی بٹالہ شہر ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دشمن احمدیت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالفت میں سب سے آگے تھا اور اپنی آخری عمر تک بٹالہ اسٹیشن پر قادیان آنے والوں کو روکا کرتا تھا۔ اور ایک روز قادیان آنے والے ایک احمدی دوست نے اسے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ مولوی صاحب قادیان جانے والوں کو روکتے روکتے آپ کی جوتیاں گھس گئی ہیں اور لوگوں کی قادیان جاتے جاتے جوتیاں گھس گئی ہیں۔ آج بٹالہ میں نہ تو اس مولوی کا کوئی نام ونشان ہے اور نہ ہی کوئی نام لیوا ہے لیکن ہزار ہا کی تعداد میں لوگ مسلسل بٹالہ سے گزرتے ہوئے قادیان آتے ہیں۔ آج اس شہر بٹالہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ حضور انور کو حکومتی انتظامیہ نے خوش آمدید کہا اور بڑا والہانہ استقبال کیا اور وی آئی پی گیسٹ کا اعزاز دیا گیا۔ پریس اینڈ میڈیا نے حضور انور کے وزٹ کو بھرپور کوریج دی اور پولیس نے سارے سفر میں سیکورٹی مہیا کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک سفر قادیان قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور نشانات سے بھرپور ہے۔

چار بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بٹالہ سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان دارالامان کی بستی میں داخل ہوئے۔ اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ قادیان کی مبارک سرزمین پر پڑے۔ مینارۃ المسیح دوز سے بجلی کے رنگ برنگے قمقموں میں جگمگا تا نظر آرہا تھا۔ قادیان کی پوری بستی دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی ساری بستی ہی بقعہ نور بنی ہوئی تھی قادیان کے گلی کوچوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا تمام راستے محرابی دروازوں سے مزین تھے اور خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔ قادیان کے گھر رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہے تھے۔ جس طرح آج اس بستی کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے اور اُن کے چہرے اپنے پیارے آقا کی آمد اور حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر خوشی و مسرت سے معمور تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان میں داخل ہوتے ہی سیدھے بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے اور پرسوز لمبی دعا کی۔ حضور انور احاطہ خاص میں بعض دوسری قبور پر بھی تشریف لے گئے۔ احاطہ خاص سے باہر حضور انور مرزا ایوب بیگ صاحب کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہشتی مقبرہ سے پیدل ہی قادیان کے گلی کوچوں سے گزرتے ہوئے دارالمسیح تشریف لے آئے۔ قادیان کے گلیوں میں دونوں طرف احباب جماعت مرد و خواتین بچے بچیاں بوڑھے اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیتاب تھے حضور انور کو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے سامنے اور درمیان سے گزرتا دیکھ کر جہاں احباب نے پرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے وہاں ان سب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے رہے۔ خواتین تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جمع تھیں۔ حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور سب کے سامنے گزرتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ ہر طرف سے السلام علیکم اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہر چھوٹا بڑا ایک ناقابل بیان خوشی سے معمور تھا یہ سارا نظارہ اور منظر ایک ایسا پرسوز منظر تھا کہ قلم اس کے بیان کی طاقت نہیں پاتا۔ حضور انور اہالیان قادیان کے درمیان سے گزرتے ہوئے دارالمسیح تشریف لائے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6.30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے مسجد مبارک اور اس کے سب بیرونی احاطے نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ قادیان تشریف لانے کے بعد یہ پہلی نمازیں تھیں جو حضور انور نے پڑھائیں۔ لوگ نماز میں سسکیاں لیکر روتے تھے آج یہ لوگ کتنے خوش قسمت اور کتنے خوش نصیب تھے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت مل رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں یہ برکتیں ان کے لئے مبارک کرے۔ اور یہ برکتیں ان کی زندگیوں کا دائمی حصہ بن جائیں۔ آمین۔

آج اخبارات نے اپنی 15 دسمبر 2005 کی اشاعت میں حضور انور کی آمد کو نمایاں کوریج دی۔

اخبار ہند سماچار نے اپنی 15 دسمبر 2005 کی اشاعت میں لکھا" جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی آمد آمد۔ قادیان میں جگہ جگہ استقبالیہ دروازے جھنڈیاں اور بینرز لگائے گئے وہ 26 سے 28 دسمبر تک سالانہ اجلاس سے مخاطب ہوں گے۔

اخبار نے مزید لکھا" جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جن کی بھارت تشریف آوری پر ہر طبقہ کے لوگوں کو انتظار تھا وہ دہلی سے قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی وفات کے بعد 23 اپریل 2003 کو پانچویں روحانی خلیفہ بنے۔

ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی (ایگریکلچرل اکنامکس) پاس روحانی خلیفہ کی پیدائش 15 ستمبر 1950ء کو پاکستان میں ہوئی۔

بھارت پاکستان بٹوارے اور لندن ہجرت کے بعد 1991ء میں پہلی بار جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ بھارت آئے تھے اور ان کی وفات کے بعد 14 سال بعد پہلی بار جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ بھارت تشریف لائے ہیں۔

روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر نے 15 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی۔

" آنکھیں ترس رہی ہیں دیدار کیلئے"۔ اپنی اس خبر میں اخبار نے حضور انور کی ہندوستان آمد اور جلسہ میں شرکت کا ذکر کیا اور " احمدیہ جماعت کا بڑھتا ہوا اثر اقوام عالم کے امن کیلئے فائدہ مند" کے عنوان کے تحت بھی خبر شائع کی۔

اخبار دینک جاگرن نے بھی حضور انور کی آمد کی خبر شائع کی اور لکھا کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ آج قادیان پہنچیں گے اور قادیان میں ہونے والے 114 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کریں گے۔

روزنامہ اجیت سماچار جالندھر نے اپنی 15 دسمبر کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی۔

" جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد بھارت پہنچے علاقہ والوں نے ان کے استقبال میں پلکیں بچھائیں"

روزنامہ امر اُجالا جالندھر نے اپنی 15 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی۔

" پانچویں خلیفہ آج قادیان پہنچیں گے" خبر میں حضور انور کی جلسہ سالانہ میں شرکت کا بھی ذکر کیا۔

روزنامہ جگ بانی جالندھر نے روحانی خلیفہ آج قادیان پہنچیں گے۔ کے عنوان سے حضور انور کی آمد اور جلسہ میں شمولیت کی خبر شائع کی۔ اس اخبار نے" احمدیہ جماعت کا بڑھتا ہوا اثر اقوام عالم کے امن کیلئے فائدہ مند" کے عنوان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ ایک آرٹیکل شائع کیا۔

روزنامہ نواں زمانہ جالندھر نے اپنی 15 دسمبر کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع ہوئی۔" خلیفہ حضرت مرزا صاحب آج قادیان پہنچیں گے"۔ روزنامہ اجیت پنجابی نے اپنی 15 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا" جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد جلسہ میں شامل ہوں گے' اس عنوان کے تحت تفصیلی خبر شائع کی۔

روزنامہ اجیت جالندھر نے اپنی 15 دسمبر کی اشاعت میں لکھا کہ" خلیفہ صاحب کا بٹالہ میں خاص استقبال ہوگا" اور ساتھ تفصیلی خبر شائع کی۔ اسی طرح اس اخبار نے احمدیہ جماعت اقوام عالم کیلئے امن چاہنے والی ہے کے عنوان سے ایک مضمون بھی شائع کیا اور ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔

روزنامہ اکالی پتریکا جالندھر نے مسلم جگت کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب بھارت پہنچے۔ کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا۔

روزنامہ پنجابی ٹریبون چنڈی گڑھ نے احمدیہ جماعت کے پانچویں خلیفہ دہلی پہنچے۔ کے عنوان سے تفصیلی خبر شائع کی۔

روزنامہ ہند سماچار نے قادیان دارالامان میں حضور انور کی آمد اور عظیم الشان استقبال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

" 181 ممالک کے شاہ شاہاں حضرت مرزا مسرور احمد کی قادیان شریف آمد آمد" کروڑوں احمدیوں کے روحانی پیشوا کا ہزاروں عقیدت مندوں نے استقبال کیا ہم بھی کو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کی تعلیم دیتے ہیں"

اخبار نے مزید لکھا۔

جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد جنہیں بادشاہوں کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے کے آج شام قادیان پہنچنے پر زبردست استقبال کیا گیا۔ سفید شلوار قمیص گرے رنگ کی شیروانی اور سفید پگڑی پہنے حضور کا پرکشش روحانی چہرہ سب کے دلوں کو چھو رہا تھا قادیان جو کہ جماعت احمدیہ کا عالمی مرکز ہے کی سرزمین پر جیسے ہی روحانی خلیفہ صاحب نے اپنے قدم رکھے پورا ماحول نعرے تکبیر اللہ اکبر کی گونج سے گونج اٹھا۔ 181 ممالک سے کروڑوں احمدی عقیدتمندوں کے روحانی بادشاہ کے دیدار کے لئے موجود بھی طبقہ کے لوگ اپنے جذبات کو بہتی آنکھوں سے بیان کر رہے تھے۔ سڑک کے دونوں جانب سینکڑوں افراد جھنڈیاں و ہاتھ ہلا رہے تھے۔ جس کا جواب حضور صاحب ہاتھ ہلا کر دے رہے تھے اس کے بعد آپ ٹی آئی ہائی سکول کے میدان میں گئے جہاں کھڑی احمدیہ مستورات نے ان کا استقبال نظمیں و ترانے سنا کر کیا۔ شام سات بجے آپ نے نماز ادا کروائی۔

اخباری نمائندگان سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں بھارت میں امن شانتی و بھائی چارے کا پیغام لیکر آیا ہوں"۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن پر قادیان کے ایم ایل اے شری ترپت راجندر سنگھ باجوہ درباری لال، غیرہ۔ نے آپ کا استقبال کیا بٹالہ میں ایس ایس پی ڈاکٹر جتیندر کمار جین اور ایس ڈی ایم شری پرنیت بھروال ڈی ایس پی آئی ڈی ڈاکٹر نریندر بیدی وغیرہ نے آپ کا استقبال کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میڈیا اور پریس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہندوستان اور قادیان آمد کا بھرپور ذکر ہوا ہے۔ اور اخبارات حضور انور کے قادیان کے سفر اور قادیان میں ورود مسعود کی خبروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک بڑے حصہ تک احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

16 دسمبر بروز جمعة المبارک

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کیلئے مسجد اقصیٰ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (جس کا خلاصہ جلسہ سالانہ نمبر میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع ہوگا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد حضور انور نے نمازیں جمع کرکے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ حضور انور دارالمسیح سے قادیان کے گلی کوچوں سے گزرتے ہوئے بہشتی مقبرہ پیدل تشریف لے گئے۔ جاتے ہوئے بھی اور پھر واپس آتے ہوئے بھی راستوں کے دونوں اطراف کھڑے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ احباب نے پرجوش انداز میں نعرے لگائے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! السلام علیکم حضور! کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ بچوں بچیوں بوڑھوں اور جوانوں سبھی کے ہاتھ بلند تھے بہتوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ لوگ قادیان دارالامان کے گلی کوچوں میں حضور انور کو چلتے ہوئے دیکھتے ہیں جہاں خوشی سے نعرے بلند کرتے ہیں وہاں وفور جذبات سے ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔

بہشتی مقبرہ سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دارالضیافت سے ملحقہ مہمان خانہ میں تشریف لے گئے وہاں دروازہ پر اجے جین کھڑے تھے ان صاحب کے سیٹلائیٹ نیٹ ورک کے ذریعہ ایم ٹی اے کی لائیو نشریات قادیان سے کی گئی ہیں۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اطلاع ملی ہے کہ ٹرانسمیشن بڑی اچھی ہوئی ہے۔ اس پر اجے جین صاحب نے کہا کہ حضور آپ کا پیغام سنا بہت اچھا تھا جو ساری دنیا کیلئے تھا اجے جین صاحب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور مہمان خانہ کے اندر تشریف لے گئے جہاں بارڈر ایریا کے چیف انجینئر آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی مہمان خانہ کے اس مختصر سے وزٹ کے بعد حضور انور دارالمسیح تشریف لے آئے۔

ساڑھے چار بجے درویشان قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور تمام درویشان کو جن کی تعداد تیس سے زائد تھی شرف مصافحہ بخشا۔ بعض درویشان معذور تھے اور کرسی سے اٹھ نہیں سکتے تھے بعض وہیل چیئر پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت خود سب کے پاس باری باری تشریف لے گئے اور مصافحہ کی سعادت سے نوازا بعد میں سب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔ یہ سبھی درویشان قادیان اپنی اس خوش بختی اور خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے۔ بعض درویشان نے روتے ہوئے کہا کہ ہم دعا کیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اتنی زندگی دے دے کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھ لیں اور حضور سے مل لیں آج اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول کرلی ہیں۔ ایک درویش نے حضور انور سے ملتے ہوئے کہا کہ حضور انور چوتھے خلیفہ ہیں جن سے میں اپنی زندگی میں معانقہ کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

درویشان سے ملاقات اور گروپ فوٹو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں قادیان کی فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں آج قادیان کی 93 فیملیز کے 568 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

آج سردار پرتاپ سنگھ باجوہ منسٹر PWD پنجاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے۔

سردار پرتاپ سنگھ صاحب کا جماعت سے عقیدت کا تعلق ہے۔ ان کے والد سردار ستنام سنگ باجوہ کا جماعت سے اور خلفاء سے بہت پیار اور عقیدت کا تعلق بہت دیرینہ ہے۔ ملاقات کے دوران مختلف امور پر حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ قادیان میں سڑکیں وغیرہ بنانے پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا 91ء میں میں یہاں آیا تھا اب پہلے سے بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے۔

سردار پرتاپ سنگھ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے میری ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ جب تک حضور یہاں ہیں میں وزیر اعلیٰ کی نمائندگی میں حضور کا پورا خیال رکھوں۔ سردار پرتاپ سنگھ صاحب حکومت کی طرف سے حضور انور کیلئے سٹیٹ گیسٹ ہونے کا خط بھی ساتھ لیکر آئے تھے اور بتایا کہ ہر طرح کی سیکورٹی حکومت مہیا کر رہی ہے۔ پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب نے حضور انور کو کہا کہ جلسہ کے تعلق میں میری جہاں پر بھی ضرورت ہوگی میں حاضر ہوں۔ انہوں نے حضور انور کو پنجاب کے دارالحکومت چنڈی گڑھ اور شملہ آنیکی بھی دعوت دی۔

موصوف منسٹر کے ساتھ یہ ملاقات بڑے اچھے ماحول میں نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان میں آمد جلسہ سالانہ میں شرکت اور حضور انور اور جماعت کے تعارف پر مشتمل خبروں مضامین اور آرٹیکل کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

انگریزی اخبار روزنامہ Hindustan Times نے اپنی 16 دسمبر کی اشاعت میں حضور انور کی امرتسر ریلوے اسٹیشن پر استقبال اور قادیان میں آمد اور استقبال اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی خبر تفصیل سے شائع کی۔ ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔

اسی طرح انگریزی اخبار The Times of India نے بھی حضور انور کی تصویر شائع کرتے ہوئے حضور انور کی امرتسر اور پھر قادیان آمد کی خبر شائع کی اور ساتھ حضور انور کا تعارف بھی شائع کیا۔

روزنامہ The Indian Express نے بھی حضور انور کی تصویر کے ساتھ حضور انور کی قادیان دارالامان آمد کی خبر نشر کی اور ساتھ حضور انور اور جماعت کا تعارف بھی شائع کیا۔

"روزنامہ امر اُجالا جالندھر" نے حضور انور کی قادیان آمد کی خبر اس عنوان کے ساتھ نشر کی "امن اور پیار کا پیغام لیکر آیا ہوں" خبر کے ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔

اخبار روزنامہ اتم ہندو جالندھر نے حضور انور کی امرتسر اور پھر قادیان آمد کی خبر اس عنوان کے ساتھ نشر کی کہ "میں امن کا پیغام لایا ہوں" اخبار نے ہندی زبان میں حضور انور کا تعارف اور جماعت کا تعارف بھی شائع کیا۔

اخبار روزنامہ اجیت سماچار نے اپنی 16 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی امرتسر اسٹیشن پر آمد اور استقبال کی خبر تصویر کے ساتھ شائع کی۔

روزنامہ اجیت جالندھر نے اپنی 16 دسمبر کی اشاعت میں "خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کا قادیان میں ہوا گرم جوشی سے استقبال" کے عنوان کے تحت تفصیلی خبر شائع کی اور حضور انور کا تعارف بھی کروایا۔

روزنامہ اسپوکس مین پنجاب ایڈیشن چنڈی گڑھ نے اپنی 16 دسمبر کی اشاعت میں "احمدیہ جماعت کے خلیفہ کا استقبال" کے عنوان سے تفصیلی خبر شائع کی۔

اخبار روزنامہ پنجابی ٹربیون نے اپنی 16 دسمبر کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ "احمدیوں کے خلیفہ حضرت صاحب قادیان پہنچے" کے عنوان کے تحت استقبال کی تفصیلی خبر شائع کی۔

روزنامہ دینک جاگرن جالندھر۔ روزنامہ اجیت جالندھر۔ روزنامہ پنجاب کیسری اور روزنامہ جگ بانی نے تصاویر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایس ایس پی کی کتاب نشوں سے دور نیا سویرا کی تقریب رونمائی کی خبریں شائع کیں۔

اخبار The Tribune نے اپنی انگریزی کی 16 دسمبر کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ حضور انور کی امرتسر اور قادیان آمد کی خبر شائع کی اور ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کا تفصیلی تعارف بھی شائع کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور کی امرتسر اور قادیان آمد اور استقبال کے متعلق اخبارات میں خبریں اور آرٹیکل بھرپور طور پر شائع ہو رہے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قادیان دارالامان میں ورود مسعود ہوا تو الیکٹرانک میڈیا میں NRI، پنجاب ٹوڈے اور جین ٹی وی کے نمائندے حضور انور کے استقبال کے مناظر کور کرنے کیلئے موجود تھے۔ اس کیلئے پرنٹ میڈیا میں درج ذیل اخبارات کے نمائندے حضور انور کی قادیان میں آمد کے انتظار میں پہلے سے ہی موجود تھے۔

اخبار دینک جاگرن۔ اخبار امر اُجالا۔ اخبار نوا اس زمانہ۔ اخبار اجیت۔ اخبار ہند سماچار۔ اخبار اتم ہندو۔ اخبار اکالی پتریکا۔ اخبار دیش سیوک۔ اخبار پنجابی ٹربیون۔ اخبار سپوکسمین۔ پنجابی۔ ان سبھی اخبارات کے نمائندگان نے حضور انور کی قادیان آمد کو بہت عمدہ رنگ میں کوریج دی اور خبریں شائع کیں۔

17 دسمبر بروز ہفتہ

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہندوستان کی پانچ جماعتوں Srinagar, Qadian, Kerang, Kodiathure اور چنڈی گوڑھ کے علاوہ ربوہ سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آج 95 خاندانوں کے 555 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ اُم طاہر کے مکان میں تشریف لے گئے اور وہاں ٹھہرنے والے مہمانوں کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر

تشریف لے گئے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کیلئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ حضور انور کے انتظار میں اور اپنے پیارے امام کی جھلک دیکھنے کیلئے دارالمسیح کے گیٹ سے لیکر بہشتی مقبرہ کے اندر احاطہ خاص تک اس امن کی بستی کے مکین اور پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے آنے والے احباب مرد وخواتین بچے بوڑھے سبھی راستوں کے دونوں جانب کھڑے تھے جونہی حضور انور دارالمسیح سے باہر تشریف لائے احباب نے والہانہ انداز میں نعرے لگائے اور اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ سارے راستہ میں احباب خواتین اور بچے بچیاں بفور جذبات سے روتے ہوئے ہاتھ ہلا کر اپنے عشق و محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ قدم قدم پر نعرے بلند کئے جا رہے تھے بڑا ہی روح پرور منظر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ سارا قادیان ہی اُمڈ آیا ہے۔ بعض خاندان اپنے گھروں کے دروازوں میں کھڑے تھے۔ بعض گھروں کی کھڑکیوں سے اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے گھروں کی چھتوں پر خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں۔ حضور انور کو دیکھتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں۔ ہر ایک اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا کہ آج اللہ تعالیٰ نے وہ دن دکھایا ہے کہ خلیفۃ المسیح بنفس نفیس ان میں رونق افروز ہے یہ عشاق دیدار کا کوئی لمحہ اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اللہ یہ برکتیں ان کیلئے دائمی بنا دے۔

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں آج ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کی مختلف جماعتوں سے آنے والے 55 خاندانوں کے 263 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی مختلف اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے تعلق میں خبریں شائع کیں۔

اخبار ہند سماچار نے اپنی 17 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے 16 دسمبر کے خطبہ جمعہ کے بعض حصے شائع کئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ اس خطبہ جمعہ کو پوری دنیا میں مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔

جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کے قادیان سے براہ راست نشر ہونے والے پہلے خطبہ جمعہ کو سننے کیلئے لوگوں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا تھا۔ خطبہ جمعہ 1.30 بجے شروع ہوا لیکن لوگ مسجدوں میں 10 بجے سے اکٹھے ہونے شروع ہو گئے تھے تا کہ وہ اپنے روحانی خلیفہ کے قریب بیٹھ سکیں۔ اور قریب سے خطبہ سن سکیں۔

اسی اخبار نے اپنی ایک دوسری خبر میں لکھا کہ ’’مرزا مسرور احمد صاحب کو سٹیٹ گیسٹ کا درجہ دیا گیا پنجاب سرکار کا خلیفہ کے اعزاز میں نوٹیفکیشن‘‘

اخبار نے مزید لکھا کہ ’’پنجاب کے وزیر تعمیرات شری پرتاپ سنگھ باجوہ نے جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے خصوصی ملاقات کر کے انہیں پنجاب سرکار کی جانب سے سٹیٹ گیسٹ ڈکلئر کئے جانے کے تعلق میں پنجاب سرکار کا خط سونپا مرکزی سرکار کی جانب سے انہیں سٹیٹ گیسٹ ڈکلئر کئے جانے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ انہیں وی وی آئی پیز سکیورٹی و دیگر سہولیات فراہم کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

روزنامہ اجیت سماچار جالندھر نے اپنی 17 دسمبر کی اشاعت میں اس عنوان کے تحت کہ ’’اپنا نمونہ بلند رکھیں تاکہ دوسرے آپ سے متاثر ہوں‘‘ حضور انور کے خطبہ جمعہ کے بعض حصے ہندی زبان میں شائع کئے۔

روزنامہ اخبار پنجاب کیسری نے اپنی 17 دسمبر کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی۔ ’’حضرت خلیفۃ المسیح صوبہ کے مہمان مقرر‘‘ خبر میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا ذکر کیا گیا۔

اخبار روزنامہ دینک جاگرن جالندھر نے اپنی 17 دسمبر 2005 کی اشاعت میں ’’دنیاوی لالچ انسان کو غلط کاموں کیطرف لے جاتی ہے‘‘ کے عنوان کے تحت حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہندی زبان میں شائع کیا اس اخبار نے حضور انور کا مسجد اقصیٰ میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہندی زبان میں شائع کیا۔ اس اخبار نے حضور انور کی مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تصویر بھی شائع کی اور سامعین کی تصویر بھی شائع کی۔

اخبار پنجابی ٹریبون چنڈی گڑھ نے اپنی 17 دسمبر کی اشاعت میں ’’احمدیوں کے پانچویں خلیفہ کی طرف سے تاریخی مسجد اقصیٰ میں پہلی بار خطاب کے عنوان سے حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا اور حضور انور کی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تصویر بھی شائع کی۔

اخبار روزنامہ امر اجالا جالندھر نے اپنی 17 دسمبر 2005 کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2005ء کا خلاصہ ’’خوش قسمت ہیں قادیان میں رہنے والے لوگ‘‘ کے عنوان کے تحت شائع کیا۔

روزنامہ اکالی پتریکا جالندھر نے احمدیہ جلسہ کی تیاریاں زوروں پر کے عنوان سے خبر شائع کی۔

روزنامہ نوائے زمانہ نے اپنی 17 دسمبر کی اشاعت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء اور منارۃ المسیح کی تصویر کے ساتھ احمدیہ مسلم جماعت ایک نظر کے عنوان سے ایک آرٹیکل شائع کیا جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔

اسی اخبار نے احمدیہ جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور احمد کا قادیان میں زوردار استقبال کے عنوان سے بھی خبر شائع کی۔

اخبار اجیت جالندھر نے اپنی 17 دسمبر کی اشاعت میں خلیفہ مسرور احمد کی طرف سے نیکی کی راہ پر چلنے کی صلاح کے عنوان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا۔ اور ساتھ حضور انور اور سامعین کی تصویر بھی شائع کی۔

18 دسمبر 2005

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے آج صبح ساڑھے گیارہ بجے قادیان اور اس کے مضافاتی علاقوں نیز امرتسر، رعیہ اور گورداسپور کے غیر مسلم معززین اور شخصیات اور ان کی فیملیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے تشریف لائیں۔

ان آنے والے مہمانوں میں جن کی تعداد پانچ صد کے قریب تھی ایم ایل اے، ممبر پارلیمنٹ، ایم سی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، کالج کے پرنسپل اور طلباء وطالبات زرعی یونیورسٹی گورداسپور کے ڈائریکٹر کے علاوہ دیگر مذہبی وسیاسی شخصیات شامل تھیں۔

ان غیر مسلم مہمانوں میں ملاقات کرنے والوں میں لالہ ملاوامل کے پوتے اور پڑپوتوں پر مشتمل فیملی بھی شامل تھی۔

لالہ ملاوامل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قریبی دوستوں میں سے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئی سفروں میں شامل رہے۔ اور الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی لالہ ملاوامل ہی امرتسر سے بنوا کر لائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی کتب میں ان کا ذکر اس رنگ میں کیا ہے کہ یہ میرے سینکڑوں نشانات کے گواہ ہیں۔ کتاب ’’قادیان کے آریہ اور ہم‘‘ میں ان کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ لالہ ملاوامل صاحب ایک دفعہ تپ دق سے بیمار ہوئے۔ ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بلوایا کہ مجھے آکر مل جائیں تو حضور ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے دعا کی درخواست کی اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو الہام ہوا یانار کونی برداً وسلاماً کہ اے تپ دق کی آگ تو اس پر ٹھنڈی ہو جا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لالہ ملاوامل صاحب کو شفاء دے دی۔

غیر مسلم معززین اور آنے والے مہمان فیملیز کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دارالمسیح کی Renovation کا معائنہ فرمایا اور کنوئیں کا پانی نکال کر ایک گھونٹ پیا۔ یہ کنواں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ احمدیہ کی ضرورتوں کیلئے الدار میں کھدوایا تھا۔ اس کنوئیں کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے مکانات کے قریب دو کنوئیں تھے جن سے لوگ فائدہ حاصل کیا کرتے تھے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ نبوت فرمایا اور آپ کے اقارب آپ کے مخالف ہو گئے تو یہ مخالفت بڑھتے بڑھتے کنوئیں کے پانی بند کرنے تک پہنچ گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد خانہ اور آپ کے مہمانوں کو ان کنوؤں سے پانی لینے سے روک دیا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت میں تحریک فرمائی اور ایک کنواں حضور کے مکان میں ٹھیک اس کمرہ کے سامنے کھودا گیا جس میں حضور کی پیدائش ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض دوستوں کو تحریک کی کہ ہمارا اپنا کنواں ہونا چاہئے اس تحریک پر روپیہ آ گیا اور 1895ء میں یہ کنواں الدار میں کھدوایا گیا۔

اس کنوئیں میں سے عرصہ دراز تک بالٹی ڈوری یا بوکے سے پانی نکالا جاتا رہا لیکن بعد میں اس کنوئیں میں نلکا لگا دیا گیا اور کنوئیں کو اوپر سے اس طرح بند کر دیا گیا کہ اس کی منڈیر اسی طرح قائم رہی۔ سال 1982 کو اس کی منڈیر کو بھی ختم کر دیا گیا اور نلکا نکال کر پختگی سے اس کو بند کر دیا گیا۔ لیکن اس کا نشان موجود رہا۔

پھر 2003ء میں جب دارالمسیح کی Renovation شروع ہوئی اس وقت اس کنواں کو دوبارہ کھولا گیا اس کی منڈیر بنائی گئی اور اب باقاعدہ بالٹی ڈور کے ذریعہ اس میں ٹھنڈا اور شیریں پانی نکالا جاتا ہے۔

اس معائنہ کے بعد ساڑھے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چار بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ گزشتہ دنوں کی طرح آج بھی راستہ کے دونوں طرف احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا۔ جب حضور انور قادیان کے گلی کوچوں میں اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہیں تو ایسا روح پرور ماحول ہوتا ہے کہ بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں یہ نظارے عشق ومحبت اور فدائیت کی ایسی داستانیں ہیں جن کو تحریر میں لاتے ہوئے ان کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کیلئے مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے بیٹے قریشی انعام الحق صاحب کی دوکان کے اندر تشریف لے گئے اسی طرح دارالمسیح کے گیٹ میں داخل ہونے سے قبل گیٹ سے ملحقہ دفتر خدمت خلق میں بھی تشریف لے گئے۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے

اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ربوہ پاکستان متحدہ عرب امارات اور امریکہ کے علاوہ ہندوستان کی جماعتوں Calicut, Bhadarwah, Hyderabad, Bhdrak, Andoora, Shimoga, Bhagalpur, Yaripura, Agra, Lucknow, Chennai, Alappy, Payangadi, Sunghrah, Qadian Charkot, Asnoor, Rajori, Srinagar, کی 36 فیملیز کے 214 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

یہ فیملیاں پیارے آقا سے ملاقات اور دیدار کے لئے بہت لمبے سفر طے کر کے قادیان دارالامان پہنچیں تھیں۔ بھاگلپور سے ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہ فیملیز پہنچیں جب کہ حیدرآباد۔ شموگہ یادگیر اور بنگلور کے علاقہ سے اڑھائی ہزار کلومیٹر اور کالیکٹ اور چنئی۔ پینگاڈی اور الپی کے علاقہ سے تین ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچیں۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کے چہرے خوشی سے بھرے ہوئے تھے اور یہ سبھی اپنی خوش نصیبی پر نازاں تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا کہ ان پیاسی روحوں کو اپنے پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا جس کیلئے یہ برسوں سے ترس رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

آج بھی اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے بارے میں خبریں شائع کیں۔

اخبار روزنامہ ہندسماچار جالندھر اور انبالہ کینٹ نے اپنی 18 دسمبر 2005 کی اشاعت میں لکھا کہ ''قادیان میں 26 دسمبر 2005 سے شروع ہونے والے تین روزہ جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کے شامل ہونے کے باعث اس جلسہ کی اہمیت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اپنے خلیفہ سے ملاقات کرنے اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے پوری دنیا سے احمدیہ عقیدتمندوں کی یہی خواہش ہے کہ جہاں وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی جلسہ میں شامل ہوں وہاں اپنے روحانی آقا کا دیدار بھی کرسکیں۔''

اسی اخبار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر تعمیرات پرتاپ سنگھ باجوہ کی تصویر بھی شائع کی اور تصویر کے نیچے لکھا۔ ''جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ جنہیں پنجاب سرکار نے سٹیٹ گیسٹ نامزد کیا ہے سے ملاقات کرنے پہنچے پرتاپ سنگھ باجوہ''۔

روزنامہ جگ بانی جالندھر نے اپنی 18 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی۔

''جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کو سرکار نے صوبائی مہمان مقرر کیا'' خبر میں پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر تعمیرات پنجاب کی حضور انور کے ساتھ تصویر بھی شائع ہوئی۔

اخبار روزنامہ دینک جاگرن نے اپنی 18 دسمبر 2005 کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پرتاپ سنگھ باجوہ کی ملاقات کی تصاویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ ''حضرت مرزا مسرور احمد ہوں گے صوبائی مہمان''۔

اخبار روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر نے اپنی 18 دسمبر کی اشاعت میں صوبائی مہمان روحانی خلیفہ سے باجوہ نے کی ملاقات۔ کے عنوان سے خبر شائع کی اور ملاقات کی تصویر بھی شائع کی۔

اخبار روزنامہ اجیت سماچار نے اپنی 18 دسمبر 2005 کی اشاعت میں ''حضرت خلیفۃ المسیح کو پنجاب سرکار نے صوبائی مہمان مقرر کیا'' کے عنوان سے خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کے میڈیا نے کھلی بانہوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا ہے اور بہت عمدہ رنگ میں حضور انور کے سفر قادیان اور پروگراموں پر مشتمل خبریں آرٹیکل شائع کررہے ہیں۔

بقیہ صفحہ (13)

میں ہے۔ میئر نے حضور انور کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

معائنہ کے بعد ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ اس دوران حضور انور نے میئر سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

اس کے بعد چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ کے انتظامات اور شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے تمام کارکنان جمع تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے کریول زبان میں ترجمہ کے بعد حضور انور نے جلسہ کے کارکنان سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

''عموماً جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے شروع ہونے سے پہلے روایتاً بھی اور ویسے بھی انتظامات کا معائنہ ہوا کرتا ہے تا کہ جلسہ کے انتظامات کا پتہ چل جائے۔ اس لئے آج مَیں بھی یہاں حاضر ہوں۔ اور آپ سب کارکنان بھی یہاں جمع ہو گئے ہیں''۔

حضور نے فرمایا کہ یہ جلسہ سالانہ اُس جلسہ سالانہ کی متابعت میں منعقد کیا جاتا ہے جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں انتظام فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔ اس لئے آپ لوگ جو کارکنان ہیں جنہوں نے یہاں کام کرنا ہے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کارکن کو حاصل ہے۔ اس لئے ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ نے ہر مہمان کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے جذبہ کے تحت کرنی ہے اور اگر کسی مہمان کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے والے کسی فرد کی طرف سے کسی کارکن کو سخت الفاظ سننے پڑیں تو حوصلہ سے برداشت کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا: دوسرے آپ کی جہاں ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں آپ نے ڈیوٹی کو انتہائی ایمانداری سے، ذمہ داری سے ادا کرنا ہے۔ اور کبھی یہ نہ ہو کہ کوئی کارکن، کوئی معاون اپنی ڈیوٹی سے غائب ہو اور جب اس کی ضرورت پڑے تو اس کو تلاش کرنا پڑے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگوں میں سے بہتوں کی خواہش ہوگی کہ جلسہ سنیں لیکن اپنی اس خواہش کے باوجود جہاں آپ کی ڈیوٹی ہوگی وہاں آپ نے ادا کرنی ہے۔ میری تقریر بھی سننے کی خواہش ہوگی لیکن ڈیوٹی دینے والے کارکن اپنی ڈیوٹی پر موجود رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں انجام دے سکیں۔

حضور نے فرمایا: ایک اور بات یاد رکھیں کہ جلسہ کے جو کارکنان نمازوں کے اوقات میں ڈیوٹی پر ہوں تو ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد نماز بہر حال ادا کرنی ہے۔ اس جلسہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور خدا کے بندے کو اس کے قریب لانا ہے۔ اگر آپ لوگ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اس مقصد کو بھول رہے ہوں گے اور نمازوں کی ادائیگی [illegible] ہے ہوں گے تو پھر آپ کی ڈیوٹی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے جو مختلف شعبہ جات کے افسران ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں کہ ان کے تمام کارکنان نماز ادا کریں۔ اگر تین چار کارکنان اکٹھے ہیں تو باجماعت نماز ادا کریں اگر مارکی میں نماز ہو چکی ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا: خدا تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ یہ چند باتیں تھی جو آپ سے کہنی تھیں۔ اللہ کرے کہ آپ کا جلسہ کامیاب ہو۔ آمین

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں جلسہ گاہ کی اس مردانہ مارکی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact: Deco Builders
Bharath Mosaic Tiles
Shop No. 16, EMR Complex,
Opp Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147 58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

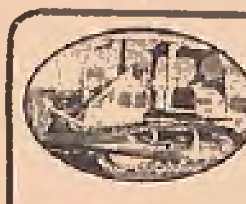
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
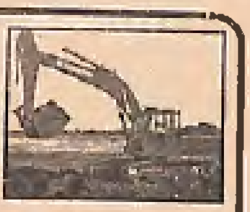
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی کی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
Alfazal Jewellers Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
چوک یادگار حضرت اماں جانؓ ربوہ فون 04524-613649 04524-211649

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books and Stationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614 Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

بقیہ:دورہ ماریشس از صفحہ نمبر 16

کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد آج لندن سے ماریشس پہنچے ہیں۔ ائرپورٹ پر جماعت ماریشس کے امیر امین جواہر صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ وہ 11 ردسمبر تک ٹھہریں گے۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے اور کئی لوگوں سے ملیں گے اور پروگراموں میں شامل ہوں گے۔ وہ اپنے قیام کے دوران پرائم منسٹر سے بھی ملیں گے۔

ٹی وی پر خبر نشر ہونے کے ساتھ ساتھ حضور انور کا VIP لاؤنج میں استقبال کا منظر دکھایا گیا۔ امیر صاحب ماریشس کو حضور انور کو پھولوں کا ہار پہناتے ہوئے دکھایا گیا۔ پھر لاؤنج سے باہر آتے ہوئے اور احباب جماعت ماریشس کے استقبال کا منظر بھی دکھایا گیا۔ اسی طرح بچیوں کے استقبالیہ نغمات کا منظر بھی دکھایا گیا۔

ماریشس میں جماعت احمدیہ کا آغاز

ملک ماریشس، بحر ہند کا ایک جزیرہ ہے جو مدغاسکر سے پانچ سو میل کے فاصلہ پر مشرقی جانب واقع ہے۔ اس جزیرہ کی لمبائی 61 کلومیٹر، چوڑائی 47 کلومیٹر اور رقبہ 2041 مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کا دارالحکومت پورٹ لوئی (Port Louis) ہے۔ اس ملک کو دنیا کا کنارہ بھی کہا جاتا ہے۔

اس ملک میں احمدیت کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے دور مبارک میں ہوا۔ 1912ء میں مکرم نور محمد نوردیا صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ سے احمدیت قبول کی اور اس طرح اس ملک کے پہلے احمدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ موصوف ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ پھر ان کی تبلیغ سے سکول کے ایک اور استاد محمد عظیم سلطان غوث صاحب نے 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی خدمت میں خط تحریر کر کے احمدیت قبول کرلی۔ آپ ماریشس میں احمدیت سے مشرف ہونے والے دوسرے فرد تھے۔ پھر اس کے بعد احمدیت میں داخل ہونے والوں کا سلسلہ آگے بڑھا۔ نور محمد نوردیا صاحب کی فیملی نے بھی احمدیت قبول کرلی۔

1915ء میں ماریشس کے ان احمدی احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی خدمت میں مبلغ بھجوانے کی درخواست کی۔ حضرت مصلح موعود ؓ نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب ؓ کا تقرر ماریشس کے لئے پہلے مبلغ کے طور پر فرمایا۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے 313 اصحاب میں شامل ہیں۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحب ؓ 15رجون 1915ء کو ماریشس کی بندرگاہ Port Louis پہنچے۔ اور چند ماہ تک Rose Hill میں نوردیا صاحب کے گھر مقیم رہے۔ اسی گھر سے احمدیت کے نور کی شعاعیں تمام جزیرے میں پھیلنی شروع ہوئیں۔ یہی گھر جماعت کا پہلا ہیڈ کوارٹر تھا۔ پھر آپ نے جلد ہی روز ہل (Rose Hill) میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا اور باقاعدہ جماعت کا پہلا مشن ہاؤس قائم ہوا۔ آپ 12 سال بعد 16رمارچ 192[illegible]ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ جب آپ نے ماریشس چھوڑا اس وقت احمدیوں کی تعداد 600 تک پہنچ چکی تھی۔

ماریشس کے دوسرے مبلغ حضرت حافظ عبیداللہ صاحب ؓ تھے۔ آپ بھی حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے صحابی تھے۔ آپ 25رنومبر 1917ء کو ماریشس پہنچے اور اپنی وفات تک ماریشس میں خدمات سرانجام دیں۔ ماریشس کی پہلی احمدیہ مسجد ''دارالسلام'' 1923ء میں تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد لکڑی سے بنائی گئی اور اس کا گنبد ٹین کی چادر سے بنایا گیا۔ 1965ء میں یہ مسجد از سرنو پختہ تعمیر کی گئی۔

ماریشس کے ابتدائی مبلغین میں تیسرے مکرم حافظ جمال احمد صاحب ؓ تھے۔ آپ بھی حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ 29رجولائی 1928ء کو ماریشس پہنچے اور تا وفات یہیں مقیم رہے۔

ماریشس کی سرزمین کو یہ ایک منفرد اور بہت بڑا اعزاز حاصل ہے کہ وہ اوّلین مبلغ جو اس سرزمین پر پہنچے وہ نہ صرف حافظ قرآن تھے بلکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ اس روحانی تعلق کی وجہ سے اس دور تک جو افراد احمدیت سے مشرف ہوئے وہ سب کے سب تابعین کا درجہ رکھتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود ؑ سے علم دین کا فیض پایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت ماریشس کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ان کو سعادتوں میں بڑھائے۔ آمین

29رنومبر 2005ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صدر مملکت ماریشس سے ملاقات

دس بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق صدر مملکت ماریشس Sir Anerood Jugnauth سے ملاقات کے لئے سٹیٹ ہاؤس Le Reduit (پورٹ لوئی) کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجے حضور انور سٹیٹ ہاؤس پہنچے جہاں صدر مملکت کے سیکرٹری نے کار کے دروازہ پر حضور انور کو Receive کیا اور صدر کے گارڈ نے حضور انور کو سلوٹ کیا۔ صدر مملکت کی اہلیہ Lady Sarojini Jugnauth نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

صدر مملکت کی حضور انور سے یہ ملاقات بڑے ہی خوشگوار ماحول میں قریباً بیس منٹ تک جاری رہی۔ ملکی پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ماریشس کا یہ جزیرہ ملک بہت خوبصورت اور صاف ستھرا ملک ہے۔ اس پر صدر مملکت نے کہا کہ چونکہ چھوٹا ملک ہے اس لئے صاف ستھرا ہے۔

صدر مملکت نے حضور انور کو بتایا کہ وہ اس سے قبل 13 سال تک ماریشس کے وزیر اعظم رہے ہیں۔ جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ 1993ء میں ماریشس تشریف لائے تھے تو اس وقت وہ وزیر اعظم تھے۔ انہوں نے اور ان کی بیگم نے حضورؒ سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضور کے ساتھ ہماری تصویر آج بھی ہمارے گھر میں آویزاں ہے۔

صدر مملکت نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے سفر کے بارہ میں پوچھا۔ حضور نے فرمایا کہ گیارہ گھنٹے سے زائد کا یہ سفر تھا اور لمبی فلائٹ تھی۔ لندن قیام کے بارہ میں ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے خلاف پاکستان کا قانون ایسا ہے کہ خلیفہ وقت وہاں قیام نہیں کر سکتا۔ نہ احمدیوں کو خطاب کر سکتا ہے اور نہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکتا ہے۔ اس لئے اس قانون کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان سے ہجرت کی اور اب خود حضور انور بھی منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد لندن میں مقیم ہیں۔ پاکستان میں جماعت کے موجودہ حالات کے تعلق میں واقعہ مونگ (منڈی بہاؤ الدین) کا بھی ذکر ہوا کہ کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے مخالفین نے ان نہتے احمدیوں پر فائر کھول دیا۔ آٹھ احمدی شہید ہوئے اور بیس سے زائد زخمی ہوئے۔ صدر مملکت نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ غلط ہے۔ مذہب میں جبر نہیں ہے۔ کسی کا کوئی حق نہیں کہ دوسرے پر زیادتی کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے مخالفین جو ہمیں سمجھتے ہیں بے شک سمجھیں، جو چاہیں ہمیں سمجھیں لیکن جو ہم اپنے آپ کو سمجھتے ہیں اور جس اسلامی تعلیم پر ہم عمل پیرا ہیں اس سے روکنے کا ان کو کوئی حق نہیں۔ زبردستی، جبر کر کے، گن پوائنٹ کے زور پر انہیں ہمیں روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

صدر مملکت نے اس کی پوری تائید کی اور ماریشس کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے آباد ہیں اور سب اپنے اپنے مذہب میں آزاد ہیں۔ کسی مذہب کے ماننے والوں کو دوسرے پر جبر اور زیادتی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ کسی کا حق اُس سے چھینا نہیں جا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا اس مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ 1984ء میں جب یہ ظالمانہ آرڈیننس نافذ ہوا تھا۔ جماعت دنیا کے 75 ممالک میں تھی اور اب اللہ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ بڑی تعداد میں مساجد اور مشن ہاؤسز بنے ہیں۔ بہرحال اس آرڈیننس اور مخالفت کے باوجود ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

ماریشس میں بھی بعض گروپس کی طرف سے جماعت کی مخالفت کا ذکر ہوا۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بندوں کی بجائے خدا تعالیٰ کا خوف رکھنا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

صدر مملکت کے 13 سال وزارت عظمیٰ کے دور میں ملک کی غیر معمولی ترقی کا بھی ذکر ہوا اور صدر نے ملک میں انتظامی سیٹ اَپ کی تفصیل بیان کی۔ صدر مملکت کے استفسار پر حضور نے فرمایا کہ گزشتہ اڑھائی سال سے مَیں نے مختلف ممالک کے سفر کئے ہیں تا کہ اپنی جماعت کے احباب سے ملوں، ان کے مسائل دیکھوں، ان کی ضروریات کا جائزہ لوں اور مزید آگے بڑھنے کے پروگرام بنائے جائیں۔

صدر مملکت کی حضور انور سے ملاقات کے دوران حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا صدر مملکت کی اہلیہ Lady Sarojini Jugnauth کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتی رہیں۔

ملاقات کے آخر پر صدر مملکت نے اپنے سیکرٹری کو ہدایت کی کہ کیمرہ مین کو اندر بلائیں۔ اس موقع پر تصاویر بنائی گئیں۔ MTA کی ٹیم نے بھی تصاویر اور ویڈیوز بنائیں۔ حضور انور نے صدر مملکت کو شیلڈ پیش کی جس پر صدر مملکت نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

جزیرہ ماریشس کو دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ سٹیٹ ہاؤس کے انتہائی وسیع و عریض لان کے ایک کونہ پر علامتی طور پر ایک جگہ مخصوص کی گئی ہے جس کے نیچے گہرائی میں دریا بہہ رہا ہے۔ اس جگہ کو دنیا کے کنارہ (End of the World) کا نام دیا گیا ہے۔

صدر مملکت سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ پر تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔ حضور انور نے امیر صاحب ماریشس اور منتظمین سے دریافت فرمایا کہ کس حیثیت سے اس جگہ کو دنیا کے کنارہ کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ جس پر منتظمین نے بتایا کہ فرنچ نے اپنے دور حکومت میں ماریشس کو دنیا کے کنارہ کا نام دیا اور اس مخصوص جگہ کو کنارے کے طور پر چنا تھا۔

اس جگہ کے وزٹ کے بعد بارہ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیٹ ہاؤس سے واپس روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت بھی گارڈ نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو سلوٹ کیا۔ صدر مملکت کی اہلیہ حضرت بیگم صاحبہ کو گاڑی تک روانہ کرنے آئیں۔

Pailles کے قبرستان کا وزٹ

یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور Port Louis کی مضافاتی بستی Pailles کے قبرستان تشریف لے گئے۔ اس قبرستان میں حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے ایک صحابی حضرت حافظ عبیداللہ صاحب ؓ مدفون ہیں۔ آپ بطور مبلغ 25رنومبر 1917ء کو ماریشس پہنچے اور اپنی وفات تک یہیں مقیم رہے۔ آپ نے 32 سال کی عمر میں 4ردسمبر 1923ء کو وفات پائی اور یہاں مدفون ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت حافظ عبیداللہ صاحب ؓ کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

خلافت ثانیہ کے دور میں بیرون ہندوستان شہادت کا رتبہ پانے والے آپ پہلے فرد تھے۔ حضرت مصلح موعود ؓ کو آپ کی اس وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ وفات کے چند دن بعد 7ردسمبر 1923ء کو خطبہ جمعہ کے دوران حضورؓ نے آپؓ کا ذکر ان الفاظ میں بیان فرمایا:

''مولوی عبیداللہ ہمارے ملک میں سے تھا۔ جس نے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف کرنا اور پھر اس عہد کو نباہنا دونوں باتوں کو جانتا تھا۔ ہماری جماعت میں پہلے شہید حضرت سید عبداللطیف ؓ تھے یا دوسرے۔ کہ اس سے پہلے ان کے ایک شاگرد شہید ہوئے تھے۔ مگر وہ ہندوستان کے نہ تھے بلکہ ہندوستان سے باہر کے تھے۔ ہندوستان میں سے شہادت کا پہلا موقعہ عبیداللہ کو ملا۔ ہمیں اس کی موت پر فخر ہے تو اس کے ساتھ ہی صدمہ بھی ہے کہ ہم میں سے ایک نیک اور پاک روح جو خدا کے دین کی خدمت میں شب و روز مصروف تھی جدا ہو گئی''۔

نیز حضورؓ نے فرمایا: ''مَیں نے اور خوبیوں کے علاوہ اس میں ایک خاص خوبی پائی تھی اور اس خوبی کو اس کی موت نے اور زیادہ نمایاں کر دیا ہے، وہ یہ تھی کہ اس نے دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا جو عہد کیا تھا اس کو نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ نبھایا۔ اور اخیر وقت تک کسی قسم کی شکایت یا تکلیف کے اظہار کا ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہ نکلا.......... اس لمبے عرصہ میں اس عزیز نے کبھی اپنے کسی خط میں کسی امر کی شکایت اشارۃً یا کنایۃً نہیں لکھی۔ اور مَیں نے کبھی اس کے خط سے محسوس نہیں کیا تھا کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچ رہی ہے۔ یا اس کو اپنے عزیز و اقارب یاد آتے ہیں''۔

Pailles جماعت کا وزٹ

حضرت حافظ عبیداللہ صاحبؓ کی قبر پر دعا کے بعد حضور انور مقامی جماعت Pailles کی احمدیہ مسجد ''نور'' میں تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے جمع تھے۔ بچے دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور احباب جماعت کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ جماعت Pailles کا مرکزی مسجد اور مشن ہاؤس Rose Hill سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

Trefles جماعت کا وزٹ

یہاں کے پروگرام سے فارغ ہو کر بارہ بج کر پچیس

منٹ پر یہاں سے 12 کلومیٹر آگے جماعت Trefles کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے ایک بجے حضور انور Trefles پہنچے اور جماعت کی مسجد "بیت الذکر" کا معائنہ فرمایا۔ یہاں بھی حضور انور کی آمد پر بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور صدر صاحب Trefles سے مسجد کی تعمیر کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1993ء میں اپنے دورہ ماریشس کے دوران رکھا تھا۔ مسجد کی تعمیر 2001ء میں مکمل ہوئی ہے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

مقامی جماعت نے مسجد کے برآمدے میں ایک تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا تھا۔ حضور انور نے یہ تصاویر ملاحظہ فرمائیں۔

سٹینلے (Stanley) جماعت کا وزٹ

بارہ بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے آگے جماعت Stanley کے لئے روانگی ہوئی۔ Stanley کا قصبہ Trefles سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بارہ بج کر 55 منٹ پر حضور انور Stanley پہنچے اور یہاں "احمدیہ مسجد عثمان" کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کا قطعہ زمین ایک مخلص احمدی خاتون مسز سلیمہ سوکیہ صاحبہ نے اپنے خاندان کی طرف سے جماعت کو دیا ہے۔ یہاں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر 2001ء میں مکمل ہوئی ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب جماعت سٹینلے سے مسجد کی توسیع کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے احباب مسجد میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور حال دریافت فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے مستورات کے حصہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

سٹینلے قصبہ سے روز ہل شہر کا فاصلہ تین کلومیٹر ہے۔ یہاں کے پروگرام سے فارغ ہو کر حضور انور ایک بج کر دس منٹ پر واپس روز ہل اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ جہاں سے ایک بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد 'دارالسلام۔ روز ہل' میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ تشریف لے گئے۔

وائس پریذیڈنٹ ماریشس سے ملاقات

پروگرام کے مطابق آج ماریشس کے وائس پریذیڈنٹ H.E.Raouf Bundhun سے ملاقات کا پروگرام طے تھا۔ دو بج کر پچیس منٹ پر حضور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Quatre Bornes شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بج کر دس منٹ پر حضور وائس پریذیڈنٹ ہاؤس Sodnac پہنچے جہاں وائس پریذیڈنٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بڑے ہی دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات شروع ہوئی جو نصف گھنٹہ سے زائد تک جاری رہی۔

وائس پریذیڈنٹ نے بعض نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے دہشتگردی اور خودکش حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب ظلم ہے اور اس سے اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ یہ لوگ بے گناہ، معصوم بچوں، عورتوں اور مردوں کو مارتے ہیں حالانکہ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ حضور انور نے جہاد کے بارہ میں اسلامی تعلیم اور جہاد کا صحیح تصور پیش فرمایا کہ اصل جہاد تو اپنے نفس کے خلاف برائیوں کے خلاف جہاد ہے۔ اسلام تو امن قائم کرنا چاہتا ہے۔

وائس پریذیڈنٹ نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ عالمی لیڈر ہیں آپ اس حیثیت میں ہیں کہ دنیا کو بتائیں کہ اصل اور حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے اور جہاد کا اصل تصور کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے دوروں کے دوران لیڈروں کے سامنے یہ سب باتیں پیش کی جاتی ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سکینڈے نیوین ممالک کے دورہ میں چرچ والوں نے بھی حضور انور کو مدعو کیا تھا۔ ان سے بھی اس موضوع پر بات ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی دو تین ہفتے قبل ہارٹلے پول میں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔ تقریب میں غیر مسلم مہمان آئے۔ اس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ بھی تھے۔ حضور انور کے خطاب کے بعد ایک ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے پاس آئے اور بتایا کہ آج تک میں سمجھتا تھا کہ مجھے اسلام کا علم ہے۔ لیکن آج آپ کا خطاب سن کر میں کہتا ہوں کہ آج مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔

وائس پریذیڈنٹ نے لندن میں اور پھر اُردن (Jorden) میں ہونے والے بم دھماکوں کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ دھماکے کرنے والے اسلام کے نام پر دھبہ ہیں۔ معصوم لوگوں کو مارا گیا ہے۔ وائس پریذیڈنٹ نے بتایا کہ ماریشس میں سب مذاہب کے ماننے والے آزادانہ ماحول میں رہ رہے ہیں۔ ماریشس Multi-Cultural اور Multi-Racial سوسائٹی ہے جہاں ہر شخص اپنے مذہب کے مطابق تبلیغ کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری خواہش اور دعا ہے کہ ماریشس کا ہر مسلمان بھی انہی لائنوں پر سوچے جن پر آپ سوچتے ہیں اور وہ بھی آپ کی طرح ہو جائے۔

وائس پریذیڈنٹ نے اپنی ذمہ داریوں کے بارہ میں بھی بتایا۔ وائس پریذیڈنٹ کی طرف سے حضور انور کے وفد کے ممبران کو چائے وغیرہ پیش کی گئی۔ آخر پر وائس پریذیڈنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے موصوف کو ایک شیلڈ پیش کی۔ وائس پریذیڈنٹ نے بھی حضور انور کی خدمت میں ایک سوونیئر پیش کیا۔

وائس پریذیڈنٹ سے اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ روز ہل تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد دارالسلام، روز ہل' تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جزیرہ ماریشس کی آٹھ جماعتوں Phoenix، t.Pierre، Curepipe، Quatre Bornes، Pailles، Trefles، Stanley اور Montagne Blanche سے آنے والی 32 فیملیز کے 330 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

آج ملک کے نیشنل اخبار "Le Mauricien" نے اپنی 29 نومبر کی اشاعت میں "خلیفہ مسرور احمد۔ ماریشس میں" کے عنوان سے حضور انور کی ماریشس میں آمد کی خبر شائع کی اور اس خبر کے ساتھ حضور انور اور جماعت کا مختصر تعارف بھی شائع کیا۔ اخبار نے لکھا کہ:

"حضرت مرزا مسرور احمد جو جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں مورخہ 28 / نومبر کو ماریشس پہنچے ہیں اور وہ 11 / دسمبر 2005ء تک ماریشس میں قیام کریں گے۔ اس دوران وہ جماعت ماریشس کے 44 ویں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے۔ یہ جلسہ 2 / سے 4 / دسمبر 2005ء تک منعقد ہوگا۔

حضرت مرزا مسرور احمد، حضرت مرزا طاہر احمد کی وفات کے بعد اپریل 2003ء میں جماعت کے پانچویں خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ 178 ممالک میں موجود ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد 15 / دسمبر 1950ء میں پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ آپ نے 1976ء میں فیصل آباد ایگریکلچرل یونیورسٹی سے Agricultural Science میں ماسٹر کیا۔ آپ غانا بھی تشریف لے گئے اور احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ 1985ء میں آپ واپس پاکستان تشریف لائے اور جماعت کے مرکز میں فنانشل سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ بعد ازاں آپ جماعت احمدیہ پاکستان کی سنٹرل ایڈمنسٹریشن کے ہیڈ مقرر ہوئے۔ اس دوران 1999ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس کی وجہ سے آپ قید بھی ہوئے"۔

جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے اس اخبار نے لکھا کہ:

"یہ جماعت احمدیہ پنجاب انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں وجود میں آئی۔ اس جماعت کا پیغام ہے امن، بھائی چارہ اور ایک خدا کی اطاعت۔

بانی جماعت احمدیہ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جس کا انتظار سب بڑے مذاہب کر رہے ہیں۔ اور آپ نے مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا جس کا سب مسلمان انتظار کر رہے ہیں۔

ایک صدی میں جماعت دنیا کے ہر کونے میں پھیل گئی جیسا کہ ماریشس میں بھی۔ یہ جماعت سماجی ترقی، صحت اور تعلیمی میدان میں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ احمدی لوگ امن اور قانون کی پابندی کرنے کی وجہ سے الگ نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ بھائی چارے کی فضا کو معاشرے میں قائم کرتے ہیں اور ہر قسم کے فساد اور فتنہ کے خلاف ہیں"۔

ماریشس کے اس نیشنل اخبار "Le Mauricien" کی سرکولیشن ملک بھر میں ہوتی ہے۔ اس طرح حضور انور کی ماریشس میں آمد کی خبر جس طرح نیشنل ٹیلی ویژن کے ذریعہ ملک بھر میں پہنچی وہاں ملک کے نیشنل اخبار کے ذریعہ بھی حضور انور کی آمد کی خبر تفصیل کے ساتھ ملک بھر میں پہنچی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

30 / نومبر 2005ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور مختلف دفتر امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے مسجد دارالسلام تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ آج ماریشس کی چھ جماعتوں Phoenix، Quatre Bornes، RoseHill، Triolet، St.Pierre، urepipe سے آنے والی 32 فیملیز کے 323 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ اور ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کے بعد دو بج کر دس منٹ پر حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

Quareier Militaire جماعت کا وزٹ

آج بعد از سہ پہر ماریشس کی مختلف جماعتوں اور ان کی مساجد کے وزٹ کا پروگرام تھا۔ چار بج کر 55 منٹ پر حضور انور جماعت Quareier Militaire کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ جماعت روز ہل شہر سے 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر مشرق کی طرف واقع ہے۔ پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور اس جماعت میں پہنچے جہاں اس علاقہ کے احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور صدر جماعت نے حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا۔

حضور انور نے اس علاقہ میں تعمیر ہونے والی "مسجد طاہر" کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے پہلے دورہ ماریشس کے دوران 18 ستمبر 1988ء کو فرمایا تھا۔

اس مسجد کے ساتھ ملحقہ خالی جگہ بھی جماعت کی ملکیت ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب جماعت سے اس جگہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور تعمیر کے مزید پروگرام کے بارہ میں استفسار فرمایا۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

ماریشس کی جماعت Montagne Blanche کے علاقہ میں ایک علیحدہ مقبرہ موصیان کے قیام کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور Quareier Militaire کے وزٹ کے بعد اس مقبرہ موصیان کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس مقبرہ موصیان کا جماعت کے مرکز دارالسلام روز ہل سے فاصلہ 22 کلومیٹر ہے۔ یہاں بھی اس علاقہ کے احباب جماعت حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور انور نے منتظمین سے اس قطع زمین کے رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس مقبرہ کو باقاعدہ بلاکس بنا کر مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور بلاکس کے درمیان چلنے کے لئے راستے بنائے گئے ہیں۔ یہاں درخت اور پھول وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں۔

اس مقبرہ کے قیام سے پہلے موصی احباب مختلف

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

قبرستانوں میں دفن ہوتے تھے۔ اب اس مقبرہ کے قیام کے بعد فوت ہونے والی ایک موصیہ خاتون بشریٰ سلطان غوث صاحبہ یہاں دفن ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پہلی موصیہ ہیں جو یہاں دفن ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

اس کے بعد حضور انور نے اس مقبرہ کے احاطہ میں ایک پودا لگایا بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔

Montagne Blanche جماعت کا وزٹ

اس کے بعد یہاں سے آگے Montagne Blanche جماعت کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ماریشس کی جماعتوں میں سے سب سے پرانی جماعت ہے۔ 1935ء میں اس جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ پانچ بج کر پچپن منٹ پر حضور انور اس جماعت کے سنٹر "مسجد مبارک" پہنچے تو یہاں کی مقامی جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس سنٹر کو جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس سنٹر میں ملٹی پرپز ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے جس کے ایک علیحدہ حصہ میں بچوں کی تعلیمی و تربیتی کلاسز منعقد کی جاتی ہیں۔ جب ایک دوسرے بڑے اور کھلے حصہ میں اِن ڈور کھیلوں کا انتظام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت امیر صاحب ماریشس کے ساتھ ٹیبل ٹینس کھیلا۔ بعد میں ایک طرف خدام باری باری آتے رہے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ ایک ایک آدھ آدھ منٹ کے لئے کھیل میں حصہ لیتے رہے۔ اس طرح قریبا بیس سے زائد خدام نے حضور انور کے ساتھ کھیلنے کی سعادت حاصل کی۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور خوش بختی پر بیحد خوش تھے جس کا اظہار ان کے خوشی سے تمتماتے ہوئے چہروں سے ہو رہا تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت انہیں فرمایا کہ آپ تو پرانے کھلاڑی ہیں۔

Saint Pierre کے قبرستان کا وزٹ

یہاں سے چھ بج کر دس منٹ پر Saint Pierre کے قبرستان کے لئے روانگی ہوئی۔ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پچیس منٹ پر اس قبرستان پہنچے۔ یہاں ہندوستان سے ماریشس میں آنے والے ایک ابتدائی مبلغ مکرم حافظ جمال احمد صاحبؓ مدفون ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حافظ جمال احمد صاحبؓ کی قبر پر تشریف لے گئے اور لمبی دعا کی۔

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (حال مبلغ فرانس) کی اہلیہ مرحومہ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور دعا کی۔

مکرم حافظ جمال احمد صاحبؓ بطور مبلغ سلسلہ 29 رجولائی 1928ء کو ماریشس پہنچے۔ روانگی سے قبل آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کی درخواست کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس شرط پر اجازت مرحمت فرمائی کہ ساری زندگی وہیں گزارنی ہوگی۔ واپس آنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ شرط بھی تسلیم کرلی۔ آپ نے نہایت درجہ فدائیت اور اخلاص کے ساتھ 21 سال تک ماریشس میں خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔ اور اس میدان جہاد میں 27 دسمبر 1947ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

حافظ جمال احمد صاحب دوسرے مبلغ سلسلہ ہیں جنہوں نے ماریشس میں اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران وفات پائی اور پھر یہیں مدفون ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 30 دسمبر 1949ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت حافظ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

"حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جب حافظ صاحب کو تبلیغ کے لئے ماریشس روانہ کیا گیا تو جماعت کی مالی حالت نہایت کمزور تھی۔ روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے درخواست کی کہ انہیں بیوی اور بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے کیونکہ ان کے خاندانی حالت اس کے متقضی تھے ان کی یہ درخواست منظور تو کرلی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے۔

کافی مدت ماریشس میں رہنے کے بعد جب کبھی انہوں نے بچوں کی شادی کے لئے وطن آنے کی خواہش کی تو ان کو اجازت نہیں دی گئی لیکن ربوہ کے قیام پر ان کو اجازت دے دی گئی تا کہ وہ نئے مرکز کی زیارت کرسکیں۔ لیکن تقدیر الٰہی دیکھئے کہ وہ پاکستان روانہ ہونے سے پیشتر ہی ماریشس میں وفات پاگئے۔ گویا اس طرح ان کا وہ عہد کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن کا منہ نہ دیکھیں گے پورا ہوگیا"۔

نیز حضورؓ نے فرمایا: "وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا"۔

Saint Pierre جماعت کا وزٹ

قبرستان میں دعا سے فارغ ہوکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت Saint Pierre کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

Saint Pierre جماعت بھی ماریشس کی ابتدائی اور قدیم جماعتوں میں سے ہے۔ اس علاقہ میں احمدیت کا قیام حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کے ذریعہ فروری 1917ء میں ہوا جب یہاں بھنوں خاندان کے آٹھ بھائیوں پر مشتمل آٹھ گھرانوں کے 80 افراد نے احمدیت قبول کی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں جماعت کے مرکز "مسجد رضوان" پہنچے تو احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے مسجد رضوان کا معائنہ فرمایا اور کچھ دیر خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

مسجد رضوان کی ابتدائی تعمیر 1943ء میں ہوئی تھی۔ پھر اس کی دوبارہ پختہ تعمیر 1994ء میں ہوئی۔ اب اس مسجد کی بالائی منزل پر ایک ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے جس کا حضور انور ایدہ اللہ نے افتتاح فرمایا۔ اور دعا کروائی۔

جماعت Gentilly کا وزٹ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے چند کلومیٹر فاصلہ پر واقع جماعت Gentilly کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ جماعت بھی ماریشس کی پرانی جماعتوں میں سے ہے۔ یہ جماعت 1935ء میں حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کے ذریعہ قائم ہوئی۔ یہاں بھی ایک خوبصورت مسجد "مسجد طارق" کے نام سے موجود ہے۔ حضور انور نے اس مسجد کا معائنہ فرمایا اور یہاں جماعت کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ
لجنہ اماء اللہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ

مسجد اور جماعت کے وزٹ سے فارغ ہوکر چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور واپس Rose Hill پہنچے۔ جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی پھر مجلس عاملہ کی تمام ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ اور آئندہ کے پروگراموں، منصوبہ بندی اور لائحہ عمل کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کے ساتھ یہ میٹنگ رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

یکم دسمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح اور بعد دوپہر حضور انور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے "دارالسلام مرکز" کے بعض حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں بھی تشریف لے گئے۔

دارالسلام مشن ہاؤس کا معائنہ

دارالسلام مرکز کے لئے یہ قطعہ زمین 21-1920ء میں خریدا گیا تھا۔ جب یہاں کے پہلے مبلغ سلسلہ حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ اپنی مسجد بنانے کے سلسلہ میں احمدی احباب سے رابطہ کرنے کی غرض سے نکلے تو آپ سب سے پہلے مکرم صدر علی صاحب کے پاس گئے اور ان سے مسجد کے قیام کا ذکر کیا تو موصوف نے اس نیک کام میں سبقت دکھائی اور اسی وقت دوسو روپے کا چیک مسجد کے لئے پلاٹ خریدنے کے لئے دے دیا۔ اس سے اگلے روز اس رقم سے روز ہل کے ایک چوک میں ایک مناسب اور موزوں پلاٹ خرید لیا گیا۔ یہ پلاٹ ایک چینی آدمی کا تھا جس نے اس پلاٹ پر اپنے جانور رکھے ہوئے تھے۔ پلاٹ خریدنے کے بعد 1923ء میں یہاں لکڑی کی مسجد بنائی گئی۔ اس کا نام مسجد دارالسلام رکھا گیا۔ بعد میں اس مسجد میں توسیع ہوتی رہی۔ 1965ء میں موجودہ مسجد از سرنو پختہ تعمیر کی گئی۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کا معائنہ

مشن ہاؤس کا معائنہ کرنے کے بعد یہاں سے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

مسجد دارالسلام سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر Rose Hill کے مضافاتی علاقہ Trianon میں جماعت نے جلسہ کے انعقاد کے لئے جگہ حاصل کی ہے۔ یہ جگہ ماریشس فٹبال ایسوسی ایشن کی ملکیت ہے۔ یہاں ایک پختہ عمارت اور ہالز کے علاوہ وسیع وعریض گراؤنڈ بھی ہیں۔

چھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کے لئے مارکی لگائی گئی تھیں۔ حضور انور نے ان دونوں جگہوں کا معائنہ فرمایا اور افسر جلسہ سالانہ حفیظ سوکیہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ ان مارکیز میں کتنے لوگوں کی گنجائش ہے، کتنے لوگ آرہے ہیں اور کتنی خواتین شامل ہورہی ہیں۔

مردانہ مارکی میں MTA کی ٹیم اپنا سیٹ اَپ کررہی تھی۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ MTA کی Live Coverage کے لئے آج جو سگنل چیک ہونا تھا وہ ہوگیا ہے؟ جس پر حضور انور ایدہ اللہ کو بتایا گیا کہ الحمدللہ آج سگنل چیک ہوگیا ہے۔ اور دس منٹ کی نشریات گئی ہیں۔ MTA لندن نے صحیح طور پر سگنل کو Receive کیا ہے۔

ٹرانسلیشن روم کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کن کن زبانوں میں تراجم ہورہے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ انگریزی، فرنچ اور اُردو زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور نے کھانے کی مارکی اور اشیاء کے سٹور کا بھی معائنہ فرمایا۔ جلسہ گاہ میں ایک تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس نمائش کا بھی معائنہ فرمایا اور بعض تصاویر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے کتب کی نمائش دیکھی۔ شرائط بیعت کے فرنچ ترجمہ کے بارہ میں امیر صاحب نے بتایا کہ اس کی نظرثانی مکمل ہوچکی ہے۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت اور مہمانوں کے لئے جو کارڈ سسٹم ہے اس کا حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کو کس طرح چیک کریں گے؟ منتظمین نے بتایا کہ کار پاک سے جلسہ گاہ میں آنے کے لئے ایک راستہ مخصوص کیا گیا ہے۔ وہاں مشین کے ذریعہ کارڈ چیک ہوں گے۔ کمپیوٹر سسٹم کے تحت تمام احباب جماعت کی مکمل فہرست اور ریکارڈ موجود ہے۔ اس ریکارڈ کے مطابق کارڈز جاری کئے جارہے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ اپنی فہرست کو چیک کرکے کارڈ ایشو کریں۔

حضور انور لجنہ کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے جہاں لجنہ کی کارکنات موجود تھیں۔ حضور انور نے لجنہ کے حصہ کے انتظامات کے بارہ میں ان سے بعض امور دریافت فرمائے۔ بیوت الخلاء کی تعداد اور وہاں پانی مہیا ہونے کے بارہ میں بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔

حضور انور نے لنگر خانہ کا بھی معائنہ فرمایا اور لنگر خانہ کے سب کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور نے جلسہ کے تینوں دنوں کے کھانے کے Menue کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر منتظمین نے حضور انور کو تفصیل سے اپنا پروگرام بتایا اور بتایا کہ وہ پہلا کھانا جمعہ کی شام سے دیں گے جس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کی دوپہر کو بھی کھانا رکھیں۔ بعض لوگ گھر سے کھانا کھا کر نہیں آئیں گے اس لئے کھانے کی تیاری رکھیں۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد اس علاقہ کی میونسپلٹی Quatrabores کے میئر Mr.Appaadoo نے حضور انور کو اپنے علاقہ میں آنے اور جلسہ منعقد کرنے پر خوش آمدید کہا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس علاقہ کے میئر خاص طور پر حضور انور کو یہاں ملنے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور نے میئر سے ان کے علاقہ کی آبادی اور مختلف مذاہب کے آباد لوگوں کے تناسب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ میئر نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ان کے علاقہ میں جو مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں وہ سب آزاد ہیں اور کسی مذہب پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہر ایک آزاد ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جس طرح کینیڈا

باقی صفحہ نمبر (10) پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 15786:: میں ایم پرسینہ زوجہ پی شریف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ۲۲ کیرٹ، تین عدد کڑے 24 گرام۔ 2 عدد ہار 40 گرام۔ طلائی پازیب 20 گرام۔ ایک جوڑی بالیاں 4 گرام، حق مہر ۱۶ گرام زیور تھا جو مذکورہ جائیداد میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی شریف احمد — الامۃ پرسینہ ایم — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15787:: میں کے پی زہرہ زوجہ ٹی کے محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اراضی 1/2-20 سینٹ نمبر 153/1.A.1 قیمت 750000 آبائی، نقد 1300000 روپے از آبائی جائیداد ہار طلائی 20 گرام 21 کیرٹ 11400 روپے کنگن 6 عدد 60 گرام -/34200 حق مہر وصول شدہ مذکورہ جائیداد میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود — الامۃ کے پی زہرہ — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15788:: میں ٹی کے لقمان ولد ٹی کے محمود قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملپرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ ٹی کے محمود — العبد لقمان احمد ٹی کے — گواہ ٹی کے محمد

وصیت 15789:: میں ٹی کے صدیق ولد ٹی کے ویران کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زمین 75 سینٹ مع مکان و کارخانہ 151/1A1 کرولائی قیمت 50,00000 روپے اس میں 40 سینٹ آبائی جائیداد ہے باقی ذاتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود — العبد ٹی کے صدیق — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15790:: میں کے شیاز احمد ولد کے احمد رشید قوم احمدی مسلمان عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ احمد رشید — العبد کے شیاز احمد — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15791:: میں پی شریف احمد ولد عبدالکریم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زمین 16 سینٹ نمبر 765/P.T قیمت اندازاً 200000 روپے کرولائی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد پی شریف احمد — گواہ ٹی کے محمود

وصیت 15792:: میں ٹی کے اشرف ولد ٹی کے ویران کٹی قوم احمدی پیشہ بجلی مکینک عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملپرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود — العبد ٹی کے اشرف — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15793:: میں شریف احمد ٹی ولد ٹی کے ویران کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود — العبد شریف احمد ٹی کے — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15794:: میں اے نجمہ زوجہ آئی کے فیروز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے مکان معہ زمین 4 سینٹ نمبر 540/1 قیمت 300000 اسمیں 1/2 حصہ باقی شوہر کا ہے۔ طلائی ہار معہ لاکٹ 16 گرام 22 کیرٹ طلائی بالیاں ایک جوڑی 5 گرام۔ دو انگوٹھیاں 6 گرام جماعت کی مسجد کی تعمیر میں دے دی ہے حق مہر مذکورہ زیورات میں شامل ہے۔ (دس گرام) میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی کے فیروز — الامۃ اے نجمہ — گواہ کے قمرالدین

وصیت 15795:: میں ٹی پی زبیدہ زوجہ بی احمد کبیر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.04.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار ایک عدد طلائی 28 گرام۔ کڑے 2 عدد 16 گرام۔ انگوٹھی 2 عدد 8 گرام پازیب طلائی 24 گرام۔ حق مہر 8 گرام زیورات میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بی احمد کبیر — الامۃ ٹی پی زبیدہ — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15796:: میں پی ایم رابعہ زوجہ پی اے شوکت قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ایک طلائی ہار 16 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 2 گرام، لاکٹ ایک عدد 2 گرام، انگوٹھی ایک عدد 2 گرام، کل 22 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے شوکت — الامۃ پی ایم رابعہ — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15797:: میں سی ایس الیاس ولد پی پی صدیق قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن النور ڈاکخانہ النور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ

وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبدی ایس الیاس   گواہ پی کے محمد شریف

وصیت 15798:: میں ٹی کے سمیعہ زوجہ بی اے محمد نجیب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج 10.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے طلائی ہار دو عدد 40 گرام بالیاں ایک جوڑی 6 گرام انگوٹھی 2 عدد 8 گرام، پازیب ایک عدد 24g کڑے چار عدد 32g حق مہر دو انگوٹھیاں 16g میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بی اے محمد نجیب   الامۃ ٹی کے سمیعہ   گواہ محمد انور احمد

وصیت 15799:: میں کے صدیق ولد کے عبدالرحمٰن قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن وانیمبلم ڈاکخانہ وانیمبلم ضلع ملپرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 10 سینٹ زمین نمبر 2911 قیمت -/55000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ ---- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے محمد شریف   العبد کے صدیق   گواہ نصیر بابو ایم کے

وصیت 15800:: میں کے کے عبداللہ ولد کوموقوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 70 سال تاریخ بیعت 1975 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ VYTILA ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج 8.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے مکان معہ زمین 6 سینٹ قیمت 700000 روپے میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد کے کے عبداللہ   گواہ کے قمر الدین

وصیت 15801:: میں ایم ایم عبدالرحیم ولد ایم اے محمد اشرف قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد ایم ایم عبدالرحیم   گواہ کے قمر الدین

بقیہ صفحہ (۱)

میں نظر آتے ہیں فرمایا اس زمانہ میں صحابہ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی وجہ سے تمام برائیوں اور گھٹیا اخلاق سے توبہ کی۔ بری عادتیں جو تھیں ان سے اس طرح غائب ہوئیں گویا کبھی تھیں ہی نہیں نہ صرف یہ کہ عادتیں ختم ہوگئیں بلکہ اعلیٰ اخلاق اور نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش شروع ہوگئی عبادات میں مشغولیت اور قربانی کی روح ایسی ہوگئی کہ کوئی پہچان ہی نہیں سکتا تھا کہ وہی لوگ ہیں جو کچھ عرصہ پہلے اس کے بالکل الٹ تھے ان لوگوں کا مطلوب ومقصود صرف اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ان کے عشق و محبت میں فنا ہو نا رہ گیا تھا۔

فرمایا یہ عشق و محبت کی ایسی مثالیں تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو بھی نیچے نہیں گرنے دیتے تھے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس وعدے کے مطابق کہ رہتی دنیا تک اب تیرا نام ہی روشن رہنا ہے اور تیرے ذریعہ سے ہی بندوں نے مجھ تک پہنچنا ہے اگر زمین میں ایسا دور بھی آیا کہ ایمان دنیا سے بالکل مفقود ہوگیا تو تب بھی میں تیرے عاشق صادق کے ذریعہ اسے دوبارہ دنیا میں قائم کروں گا۔ اس مسیح محمدی کے ذریعہ سے ایک انقلاب برپا کردوں گا۔ جسپر تیری قوت قدسی کا اثر ہوگا اور وہ پھر اس کے ذریعہ وہ مثالیں قائم کروائے گا جو تو نے صحابہ میں پیدا کیں۔

فرمایا اس وقت میں ان مثالوں کے چند نمونے پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے صحابہ اور ماننے والوں میں کیا انقلاب عظیم پیدا کیا تھا، اس نور سے فیض پاکر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا۔

حضور انور نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان فرمایا کہ آپؑ نے اپنے صحابہ کو کیسا پایا۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

''میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت وتقویٰ ترقی پذیر ہے اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت میں ایک اور عالم پیدا ہوگیا ہے۔ میں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان پاک دل لوگوں میں سب سے پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحب جو مالیر کوٹلہ کے رئیس خاندان سے تھے کا نمونہ پیش فرمایا اور ان میں قادیان آنے کے بعد جو پاک تبدیلی پیدا ہوئی اس کا ذکر فرمایا اور فرمایا ان کی نسل کو بھی چاہئے کہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے دنیا کو دین کی خاطر چھوڑ دیا اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں کیا۔

پھر حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے اخلاص کا حضور انور نے ذکر کیا۔ پھر حضرت چوہدری محمد اکبر صاحب کی روایت سے چوہدری نذر محمد صاحب صحابی کا ذکر کیا۔

پھر حضرت حافظ حامد علی صاحب کا نمونہ پیش کیا۔ اور فرمایا یہ جو عملی نمونے قائم کرتے تھے واعظ تھے ان کے اپنے عمل تھے یہ نمونے ہیں جو آج ہمارے ہر واقف زندگی مربی مبلغ معلمین کے لئے مشعل راہ میں ان کو سامنے رکھنا چاہئے پھر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا ذکر فرمایا حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری، مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی۔ حضرت میاں محمد خان صاحبؓ کپورتھلوی حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی۔ حضرت حاجی غلام احمد صاحب۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حضرت شیخ عبد الرشید صاحب حضرت محمد رحیم الدین صاحب اور بدر الدین صاحب حضرت میاں محمد دین صاحب حضرت منشی اروڑے خان صاحب۔ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاکیزہ نمونوں قربانیوں اور پاک تبدیلیوں کا ایمان افروز ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ چند جو واقعات میں نے بیان کئے ہیں کچھ ان بزرگوں کے بیان کردہ ہیں کچھ ان کے بارے میں دوسروں نے بیان کئے ہیں کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں یہ تمام واقعات تاریخ میں اسلئے محفوظ کئے گئے ہیں کہ ہمیں توجہ دلاتے رہیں کہ تمہارے بزرگ اس طرح اپنی اصلاح نفس کرتے رہے ہیں بیعت میں آنے کے بعد محبت و اخلاص کے یہ معیار دکھاتے رہے ہیں تم بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو تا کہ یہ آخرین کے اخلاص ووفا کا زمانہ تا قیامت چلتا رہے۔ اور انشاء اللہ یہ چلتا رہنا ہے کیونکہ اسی مسیح محمدی کے ذریعے اسلام کی شان وشوکت کو قائم رکھنے کا وعدہ اللہ نے فرمایا ہے پس ہمارے عمل اس سے بے فیض نہ کردیں پس قادیان میں رہنے والوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ سب کو اخلاص و ایمان میں مضبوطی عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا کہ ایک دو دن تک قادیان سے اور 4-3 دن تک بھارت سے روانگی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ سفر خیر و عافیت سے گذارے اور قادیان کے عرصہ قیام کے دوران جو برکات حاصل کی ہیں اور اللہ کے فضل دیکھے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری رکھے۔ ☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
جلسہ سالانہ قادیان کے مہمانان کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax (0091) 1872-220757
Tel Fax (0091) 1872-221702
Tel (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Tuesday | 19th Jan 2006 | Issue No. 3

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air 20 Pounds Or 40 U.S. $
30 Euro
By Sea 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ماریشس کی مختصر جھلکیاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ماریشس پہنچنے پر والہانہ استقبال۔ ٹی وی انٹرویو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں کوریج، صدر مملکت اور نائب صدر مملکت سے ملاقات،

Pailles اور Saint Pierre کے قبرستان کا وزٹ اور وہاں مدفون حضرت عبیداللہ صاحبؓ اور حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کی قبروں پر دعا۔

Pailles، Trefles، Stanley، Quareier Militaire، Montagne Blanche، Saint Pierre، Gentilly جماعتوں کا وزٹ۔

فیملی ملاقاتیں، نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ۔

(جلسہ کے انتظامات کا معائنہ اور جلسہ کے کارکنان سے خطاب میں اہم نصائح)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27 نومبر 2005 بروز اتوار:

27 نومبر بروز اتوار دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ روانگی کے لئے اپنی رہائشگاہ واقع مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے۔ حضور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد مسجد فضل لندن میں جمع تھی۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

تین بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ائرپورٹ پر مکرم امیر صاحب یوکے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ برٹش ائرپورٹ کے سٹاف کی ایک سینئر ممبر نے حضور انور کو ائرپورٹ پر Receive کیا اور امیگریشن کی کارروائی مکمل کرواتے ہوئے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو جہاز کے اندر سیٹ تک چھوڑنے آئیں۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA123 دوپہر تین بج کر پچپن منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے ماریشس کے لئے روانہ ہوئی۔ ساڑھے گیارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد ماریشس کے مقامی وقت کے مطابق اگلے روز 28 نومبر صبح سات بج کر پچیس منٹ پر جہاز ماریشس کے "Sir Seewoosagar Ramgoolam" انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ (ماریشس کا وقت لندن سے چار گھنٹے آگے ہے)۔ ماریشس کا یہ انٹرنیشنل ائرپورٹ Plain Magnien کے علاقہ میں سمندر کے کنارے واقع ہے۔

28 نومبر 2005ء بروز سوموار:

جونہی حضور انور جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کے دروازہ پر ائرپورٹ سٹاف کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنے نائب امراء اور صدر خدام الاحمدیہ اور صدر انصاراللہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا۔ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس اور امیر صاحب ماریشس کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

T.V. انٹرویو

VIP لاؤنج میں ماریشس کے نیشنل ٹی وی MBC نے حضور انور کی آمد کو کوریج دی۔ ٹی وی نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ماریشس میں اگرچہ جماعت چھوٹی ہے لیکن بڑی مضبوط اور مستحکم ہے اور ان کا یہ حق بنتا ہے کہ مَیں ان کے پاس آؤں اور ان سے ملوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضور انور جلسہ سالانہ ماریشس میں شرکت کر رہے ہیں اور خطاب بھی فرمائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرا ماریشس کا یہ پہلا وزٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حکومت ماریشس کی نمائندگی میں خوش آمدید کہنے کے لئے وزیر انصاف آنریبل راما Valayden نے ائرپورٹ پر پہنچنا تھا لیکن انہیں پہنچنے میں تاخیر ہوگئی۔ چنانچہ انہوں نے فون پر معذرت کی اور بتایا کہ تاخیر ہو جانے کی وجہ سے وہ پہنچ نہیں سکیں گے۔ اب وہ جلسہ سالانہ پر آئیں گے۔

VIP لاؤنج میں قیام کے دوران امیگریشن کی کارروائی مکمل کی گئی۔ حکومت ماریشس نے حضور انور کی آمد پر خصوصی طور پر حضور انور اور وفد کے تمام ممبران کو VIP کی تمام سہولتیں مہیا کیں اور خود ہی امیگریشن کی تمام کارروائی مکمل کی۔

ائرپورٹ پر والہانہ استقبال

لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد آٹھ بجے جب حضور انور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو ماریشس کی مختلف جماعتوں سے آنے والے ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ ہر طرف سے اہلاً و سہلاً و مرحبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ پرجوش انداز میں احباب نعرے لگا رہے تھے۔ احباب جماعت اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت رنگا رنگ کے لباسوں میں ملبوس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ استقبال کا یہ نظارہ بڑا ہی ایمان افروز تھا۔ آج کا دن احباب جماعت ماریشس کے لئے ایک عید کا دن تھا اور نہایت ہی تاریخی اہمیت کا حامل دن تھا۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی بار ماریشس کی سرزمین پر پڑے تھے۔ اور ہزاروں میل دور دنیا کے کنارے پر آباد اس جزیرہ میں بسنے والے احباب جماعت نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ آج ان کا پیارا آقا ان میں موجود تھا۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف خوشی سے تمتماتے چہرے اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ یہ سب لوگ صبح سویرے ہی ائرپورٹ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ جس طرح عید کی تیاری ہوتی ہے اسی طرح یہ سب لوگ تیار ہو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر ائرپورٹ پہنچے تھے۔ آج کا دن واقعی ان کے لئے عید کا دن تھا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ان کے اخلاص، پیار، محبت اور وفا کا اظہار ان کے آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں تیر رہے تھے۔

حضور انور نے ان سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور ان بچیوں کے پاس بھی تشریف لے گئے جو مسلسل استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد یہاں سے حضور انور پولیس کے Escort میں روز ہل (Rose Hill) شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ ائرپورٹ سے روز ہل شہر کا فاصلہ 40 کلومیٹر ہے۔ اسی شہر میں جماعت کی مرکزی مسجد اور مشن ہاؤس 'دارالسلام' موجود ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ مکرم شمس تیجو صاحب کے گھر پہنچے۔ موصوف نے اپنا خوبصورت دومنزلہ گھر حضور انور کے قیام کے لئے پیش کیا ہے۔ اس گھر سے مسجد 'دارالسلام' کا فاصلہ چند کلومیٹر ہے۔ دسمبر 1993ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ماریشس تشریف لائے تھے تو حضور رحمہ اللہ کا قیام بھی اسی گھر میں تھا۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ مسجد 'دارالسلام' روز ہل کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد دارالسلام پہنچے جہاں روز ہل برانچ کے صدر جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد کے مردانہ حصہ اور خواتین کے ہال میں مجموعی طور پر پندرہ صد کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ دونوں حصے نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ماریشس کی چھ جماعتوں Rhoeniy، Rose Hill، Quatre-Bornes، Tene، Rouge، Curepipe اور Trefles سے آنے والی 33 فیملیز کے 403 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

آج یہ سبھی لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ جب یہ حضور انور سے مل کر باہر آتے تو جہاں اپنے خوشی کے آنسو صاف کرتے وہاں ایک دوسرے کو خوشی سے ملاقات کا حال بتاتے، ایک دوسرے کو گلے ملتے۔ بچے اپنے وہ قلم دکھاتے جو حضور انور نے انہیں عطا فرمائے تھے۔ اور بچیاں اپنی انگلیوں میں پہنی انگوٹھیاں دکھاتیں۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ٹی وی پر دورہ کی کوریج

آج شام ملک کے نیشنل ٹی وی چینل MBC نے اپنی چھ بجے کی خبروں میں حضور انور کی ائرپورٹ پر آمد اور استقبال کی خبر کے ساتھ مناظر بھی دکھائے۔ پھر سات بجے کی خبروں میں کریول زبان میں، ساڑھے سات بجے فرنچ زبان میں اور رات نو بجے کی خبروں میں انگریزی زبان میں خبر نشر ہوئی اور مناظر بھی دکھائے گئے۔ ان چاروں زبانوں میں نشر ہونے والی خبر میں بتایا گیا کہ دنیا بھر کے احمدیوں

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں